رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲:-

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۵

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳- نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ " ۔۔۔
عام خریداران سے ۔۔۔ " ۔۔۔ ۵
" ۔۔۔ ششماہی ۔۔۔ ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۔۔۔ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر ۲۶- ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اٹھکیلیاں کب تک ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ ۔ ص۳
جدید نبی کا اعلان ۔ ۔ ۔ ۔ ص۴
اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی ص۵
جمعیۃ تنظیم پنجاب ص۶۔ پنجابی مثلث ص۶
ویدوں کے مصنف ۔ ۔ ۔ ۔ ص۸
مسلمان کس طرح زندہ رہ سکتے ہیں ۔ ص۸
الصبر و الجہاد ۔ ۔ ۔ ۔ ص۹
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ۔ ص۱۱
سوال جواب متعلقہ آمین بالجہر ۔ ۔ ص۱۳
متفرقات ص۱۳ ملکی مطلع ص۱۵ اشتہارات ص۱۶-۲۰

اٹھکیلیاں کب تک

(از مولوی عبد الشکور خان صاحب مفتی اکبر آبادی)

اٹھو اہل حدیثو! خواب کی مدہوشیاں کب تک
مثال کا سگنج کثرت پہ نازاں اہل دنیا سے
لگی ہونے سر بازار اب تو آبرو ریزی
خبر لو اپنی ۔ عداوت سے سگ دنیا
ذرا لو کام ہمت سے اگر کچھ بھی حمیت ہے
جو مرنا ہی گوارا ہے، تڑپ ایک بار دکھلا دو
جو رہنا ہے زمانہ میں کرو کچھ دبدبہ پیدا
ہوئی جاتی ہیں جن جن سب نصیب غیر اولادیں
مٹا دو باہمی جھگڑے ۔ خدا را ایک ہو جاؤ
کہاں ہیں حامیان دین و ملت مولوی مفتی

سہو گے دن بدن ظلم و ستم کی سختیاں کب تک
فضا میں قوم و مذہب کی اڑینگی دھجیاں کب تک
سنبھل لے قوم غافل! اسقدر رسوائیاں کب تک
چھپا ئینگے مرے لیکر تمہاری ہڈیاں کب تک
زمانہ کی حقارت سے اٹھینگی انگلیاں کب تک
پڑے لیتے رہو گے نیم بسمل سسکیاں کب تک
سنیگا اس طرح کوئی غلط مجبوریاں کب تک
گرینگی خرمن امید پہ یوں بجلیاں کب تک
شب فرقت کی یاد وصل میں طولانیاں کب تک
دکھا ئینگے عمل سے اپنے لا پروا ہیاں کب تک

پیارے نبی کے پیارے حالات - مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی - اس میں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں

[illegible]

اور قرآن مجید کی بیشمار پیشگوئیوں کا سچا ہونا ثابت کیا گیا ہے - قیمت فی حصہ ۱۲ر - قیمت مکمل ۲/؎ ملنے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

— امرتسر میں ۲۰ جون تک گرمی بہت زور کی پڑتی رہی۔ ۱۸-۱۹ جون کو گرمی سے تین چار اموات بھی واقع ہوگئیں۔ مگر ۲۳ جون کو زبردست آندھی آنے سے اور بعد میں معمولی سے چھینٹے پڑنے سے ہوا میں قدرے خنکی ہوگئی ہے۔ بارش ہونے کی بھی امید ہے۔

— امرتسر تھانہ صدر کے ملک بشیر حیات سب انسپکٹر پولیس رشوت ستانی کے الزام میں ملازمت سے برطرف کر دیئے گئے۔

— معلوم ہوا ہے زلزلہ کوئٹہ سے صرف کوئٹہ میں سرکاری عمارات منہدم ہونے سے ۱۰ کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا۔

— لارڈ ولنگڈن (وائسرائے ہند) و لیڈی ولنگڈن یکم جولائی کو کوئٹہ جائیں گے۔ واپسی پر
کراچی، بہاول پور، ملتان اور لاہور میں زلزلہ کے (۶۷۰
پناہ گزینوں کے کیمپ اور شفاخانوں کا ملاحظہ کریں گے۔

— کولمبو میں مسلم تاجروں نے زلزلہ کوئٹہ کے لئے تین ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔

— ماسکو (روس) سے مجلس انتظامیہ انجمن صلیب و ہلال احمر نے زلزلہ مذکور کے لئے ایک ہزار پونڈ دیا ہے۔

— ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو زلزلہ زدگان بے روزگاروں کے لئے روزگار تلاش کرے گی۔

— بنارس کے ایک مندر سے ایک مارواڑی نووارد کی طلائی زنجیر قیمتی تیرہ سو روپیہ چوری ہوگئی ہے۔

— جنگل پٹ (مدراس) میں آگ لگ جانے سے ایک لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

— کالی کٹ (مدراس) میں ایک زمیندار کے کھیت میں بڑے بڑے گڑھے پڑ گئے جس سے تمام قصبہ میں خوف و ہراس چھا گیا ہے۔

— موضع گنگا پور ضلع لائلپور کے قریب نہر کا بند ٹوٹنے سے ۱۲ میل تک پانی پھیل گیا۔ ۴ گاؤں بالکل تباہ ہوگئے۔ علاوہ ازیں سینکڑوں مویشی و مکانات نذر آب ہوگئے۔

— پشاور میں ۱۲ جون کو آتش زدگی کی زبردست واردات ہوئی جو ۱۷ گھنٹے تک متواتر رہی۔ گو نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ مگر مالی نقصان کا اندازہ لگانا ابھی مشکل ہے۔

(احباب پشاور اپنی خیریت سے اطلاع دیں)

— الہ آباد میں ایک یورپین لڑکی کی قبر کھودنے کے جرم میں پولیس نے بارہ اشخاص گرفتار کئے وہ قبر سے سونا تلاش کر رہے تھے۔

سب سے پہلے
حساب دوستاں

جو اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر درج ہے ملاحظہ فرمائیں گے۔ (مینیجر)

— ترساپور (مدراس) میں ایک ہندو خاندان کے چھ افراد رات کو تندرست سوئے مگر صبح کو تمام مردہ پائے گئے۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔

بہی خواہان | اہلحدیث کوشش کرکے اس کی اشاعت بڑھائیں۔

کنز المجربات حصہ اول | کی قیمت اہلحدیث مورخہ ۲۱ جون صفحہ ۲ کالم اول میں غلطی سے دو روپیہ لکھی گئی ہے۔ اصل میں دو روپیہ پانچ آنہ ہے (۲/۵) ناظرین یاد رکھیں۔

مضامین آمدہ | احمد امان اللہ صاحب مولوی محمد شفیع صاحب۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب۔ علی محمد صاحب۔ پنڈت آتما نند صاحب۔ مولوی محمد یوسف صاحب۔

غریب فنڈ | میں از فتویٰ فنڈ ۶/ کل میزان ۲/۶

یاد رفتگان | میرا لڑکا مستری محمد اسماعیل جو زلزلہ کوئٹہ سے صحیح سلامت مع عیال و اطفال گھر آگیا تھا۔ مگر افسوس کہ صرف تین یوم بعارضہ لقوہ و تشنج میں مبتلا رہ کر فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (راقم مستری چراغ الدین از کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور اس کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ۔

حیات مسنونہ چھپ گئی ہے | صرف ۲/ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہیں بھیجا جاتا۔

کوئٹہ کا زلزلہ قادیان پر گرا | نامی مضمون جو سابقہ پرچہ میں شائع کیا گیا تھا۔ بغرض تقسیم اشتہار کی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ ناظرین تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔ (مینیجر)

ستیارتھ پرکاش | یہ کتاب رادھا سوامی سنگت کے گدی نشین نے لکھی اور شائع کی ہے۔ کتاب کا مضمون ہے سوامی دیانند اور آریوں کی تحریرات متعلقہ غیر مذاہب کا جواب جو مصنف کتاب نے اپنے طریق پر دیا ہے۔ اس کتاب سے آریوں میں بڑی بے چینی پیدا ہوئی ہے۔ آریہ اخباروں نے اس پر بڑے ناراضگی کے مضامین لکھے ہیں۔ کتاب قابل دید ہے۔ زبان تو اردو ہے مگر ہندی کے الفاظ کا بے ضرورت داخلہ غیر موزوں ہو گیا ہے۔ کاغذ، طباعت وغیرہ بہت اچھی ہے۔ قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار "پریم پرچارک" دیال باغ آگرہ

تلاش عزیز | میرا بھائی عبدالکریم جو پہلے مدرسہ رحمانیہ دہلی میں پڑھتا تھا عرصہ سے لاپتہ ہے اس کا باپ (نور احمد صاحب) سخت بیمار ہے اسکو ہر وقت یاد کرتا ہے۔ اگر وہ اس نوٹ کو دیکھے تو خود اطلاع دے۔ یا اس کا کوئی دوست اطلاع دے تو خدا سے اجر پائے۔ میرا پتہ:- عبدالحمید معرفت ایم۔ اے۔ واحد

— انگلستان کے مشہور نومسلم لیڈر لارڈ ہیڈلے انتقال کر گئے۔ انا للہ۔

AsliAhleSunnet.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۶۔ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۳)

معذرت "وہابیت پر بہتان" کا نمبر اول اہلحدیث ۷ جون میں درج ہوکر بوجہ گم ہوجانے رسالہ مردودہ کے سلسلہ ترک گیا تھا۔ اب رسالہ مذکورہ مل گیا ہے۔ چونکہ دوسرا سلسلہ اسی قسم کا شروع ہوچکا ہے۔ اس لئے اس کے ختم ہونے پر ۷ جون والا سلسلہ پورا کیا جائیگا۔ انشاءاللہ۔

گذشتہ پرچوں میں اس سلسلے کے دو نمبر درج ہوچکے ہیں۔ آج تیسرا نمبر درج ہوتا ہے۔ معترض نے حدیث سوم مرقومہ "اہلحدیث" مورخہ ۱۴ جون سے ایک نتیجہ نکالا ہے جو اس کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"وہابی حنفیوں کو پیرپرست مشرک بدعتی کہتے ہیں۔ حضور تو یہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے۔ شرک تو تم نہ کروگے ہاں یہ خوف ہے کہ تم آپس میں فخر اور بڑائی کروگے۔ وہابیوں نے اس حدیث کا خلاف کیا اور اس کو نہ مانا کہہ دیا کہ حنفی شرک کرتے ہیں۔ حضور تو فرمائیں کہ شرک نہیں ہوگا اور یہ کہتے ہیں کہ نہیں ہوتا ہے یا ہوگا۔ کرنا حدیث کا خلاف، نام رکھنا اپنا اہل حدیث۔ وہی مثال ہوئی جیسے کسی نے کتے کا نام موتی رکھ لیا۔"

(الفقیہ امرتسر ص۳ ۲۱ مئی ۳۵ء)

اہلحدیث حدیث کو نہ سمجھ کر جو بھی اعتراض کریں اس مثال کے ماتحت ہے جو عرب کہا کرتے ہیں۔

مَنْ جَھِلَ شَیْئًا عَادَاہُ

بے سمجھی ملاحظہ ہو۔ حضور خاص صحابہ کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں میں تم سے اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ تم شرک کروگے۔ اس سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہم قبورپرست مشرک نہیں۔ حالانکہ ایسے قبور پرستوں کی بابت صاف الفاظ میں ارشاد آچکا ہے وہ بھی سُن لو۔

چند (جدید الاسلام) لوگوں نے عرض کیا۔ حضور ہمارے لئے ذات انواط بنا دیجئے جیسا کہ مشرکوں کا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

ھذا کما قال قوم موسیٰ اجعل لنا الہاً کما لھم آلھۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان قبلکم۔ (ترمذی)

یعنی فرمایا ذات انواط (درخت) کی بابت تمہارا سوال ایسا ہی ہے جیسا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو کہا تھا ہمارے لئے بھی کوئی معبود بنا دے جیسا ان (مشرکوں) کے معبود ہیں۔ پھر حضور نے قسم کھا کر فرمایا تم پچھلے مسلمان (یہاں اہل سنت کہلانے والے مسلمان) پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلوگے یعنی شرک میں مبتلا ہوجاؤگے۔ چنانچہ جو کوئی ثبوت لینا ہو تو پیر جماعت علی وغیرہ کے مریدوں کو پیر کے آگے سجدہ کرتے دیکھو۔ یا لاہور میں حضرت علی ہجویری کے مزار پر یا ملتان میں بہاءالحق کے مزار پر بچشم خود ملاحظہ کرو۔ پھر ان سے پوچھو کہ تم حنفی ہو یا وہابی؟

ناظرین کرام! ہم اہل حدیث کل حدیثوں کو مانتے ہیں اور معترضین بعض کو چھوڑتے ہیں۔ اس لئے انکے حق میں یہ آیت صادق ہے:۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ط

حدیث چہارم عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ قال بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم راَیتنی[*] اُتیت بمفاتح خزائن الارض فوضعت فی یدی (بخاری ص۱۰۸۰)

(ترجمہ) یعنی ابوہریرہ نے فرمایا کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ دیا گیا میں جوامع الکلم اور مدد دیا گیا میں ساتھ رعب کے اور میں سویا ہوا تھا اور میرے ہاتھ میں تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔

وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ یہ حدیث بخاری ص۱۰۳۸ میں بھی ہے۔" (الفقیہ حوالہ مذکور)

اہلحدیث اس حدیث کی تشریح ہم پہلے کرچکے ہیں مطلب اس کا یہ ہے کہ علم الٰہی میں جتنے ممالک مفتوح ہوکر امت محمدیہ کے زیرنگیں آئے تھے۔ عالم کشف میں ان ممالک کی بابت خدا کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ یہ ممالک آپ کی امت کو ملیں گے اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

لتفتحھا عصابۃ من المسلمین (مسلم)

"ایک گروہ اہل اسلام کا ان ممالک کو فتح کریگا"۔

دنیا میں تاریخ اسلام اگر مٹ نہیں گئی یا ہمارے مخاطب کو تاریخ اسلام کا فی الجملہ علم ہے تو وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ مصر، فلسطین، طرابلس، ایران،

[*] ایسا ہی مرقوم ہے ۱۲

رحمۃ للعالمین۔ تصنیف حضرت [illegible] (۱۶۷) جلد اول ۶، [illegible] (نمونہ اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

افغانستان، ہندوستان وغیرہ ممالک کب فتح ہوئے یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ دنیا کے بہت سے ممالک ہیں جو ابھی قلم اسلامی کے ماتحت نہیں ہوئے تو کیا یہ فرمان ان ممالک کو بھی شامل ہے؟ اگر ہے تو غلط ہوا۔ شیرینی رکھو تو جواب بتائیں کہ

یہ ارشاد قضیہ مہملہ کی صورت میں ہے وھی فی قوۃ الجزئیۃ۔

پس اہل حدیث تو حدیث کو ایسی طرح مانتے ہیں کہ قرآن کریم اور دوسری صحیح حدیثوں سے متعارض نہیں ہوتی مگر آپ جیسے رسمی حنفی ایسی طرح مانتے ہیں کہ حدیث کے منکرین کو حدیث کی تکذیب کا کافی سواد مل سکے۔ کیا یہ سچ ہے سے

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو؟

حدیث پنجم | ابوہریرہ سے بعد بیان کرنے حدیث کے یہ الفاظ مروی ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فاعلموا ان الارض للہ ورسولہ (بخاری باب اخراج یہود من جزیرۃ العرب) یعنی زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ نبی کسی چیز کا مالک نہیں حتیٰ کہ اپنی جان کا بھی مالک نہیں۔ حضور تو کہیں کہ میں زمین کل کا مالک ہوں۔ یہ کہیں کسی چیز کے مالک نہیں۔ بتاؤ یہ لوگ اہل حدیث ہیں یا منکر حدیث؟" (حوالہ مذکور)

ج ۵ | بے چارے وہابی تو وہی کہتے ہیں جو "وہاب" کہتا ہے۔ ہم بتا چکے ہیں کہ ہم ہر حدیث کی تشریح کرنے میں دو اصولوں کو ملحوظ رکھا کرتے ہیں۔ (۱) قرآن مجید کے خلاف نہ ہو جائے۔ (۲) کسی دوسری صحیح حدیث کے خلاف نہ ہو جائے۔ پس سنئے۔ اس حدیث کے ساتھ ہم بکثرت آیات قرآنیہ کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ منجملہ ایک یہ ہے:۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ۔

اے نبی تو کہہ کہ اے اللہ ملک کے مالک جسے تو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے الخ۔

بتائیے اصل مالک کون ہوا۔ قُل کا مخاطب یا اللہ۔

ناظرین کرام! | ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ احادیث کو بے سمجھے کیوں پیش کر دیتے ہیں۔ کیوں نہیں مدرسہ دیوبند وغیرہ میں جا کر دورہ حدیث شریف میں شریک ہو جاتے، تاکہ دیوبند میں شریک ہونے سے کم سے کم حنفی مذہب کے مطابق تو حدیث کو سمجھ لیں۔ دور دورے سوامی دیانند کی طرح حدیثوں پر پتھر نہ پھینکو۔ جس سے منکرین حدیث کو انکار حدیث کا بہانہ مل جائے۔ اور وہ تمہیں مخاطب کر کے کہیں سے

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

پس اس حدیث میں للہ ورسولہ کے یہ معنی ہیں کہ اصل مالک زمین کا اللہ ہے اس کے دینے سے رسول ہے۔ جیسے اصل مالک سب چیزوں کا اللہ ہے اس کے دینے سے ہم ہیں۔ قرآنی شہادت سنو!

وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ (باقی)

قادیانی مشن

جدید نبی کا اعلان

ہمارے ناظرین مولوی فضل احمدی ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی پنجاب کو جانتے ہونگے جنہوں نے مرزا صاحب قادیانی کی ارادت مندی میں (بزعم خود) درجہ نبوت پایا ہے۔ آپ بھی باتباع مرزا صاحب متوفیٰ دنیا کی تباہی کے الہامات بکثرت کیا کرتے ہیں۔ حال میں جو کوئٹہ بلوچستان میں زلزلہ آیا ہے موصوف کا دعوےٰ ہے کہ ہم نے اس کی بابت پہلے ہی اعلان کر دیا تھا۔ اسی اعلان میں مزید اعلان فرماتے ہیں جو صرف ہندوستانیوں کی دلچسپی کا نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے اس میں دلچسپی ہے۔ وہ یہ ہے کہ:۔

مورخہ ۳۰۔ جون ۱۹۳۱ء کو خدا تعالےٰ نے غربی ممالک کے متعلق ایک قافیہ دار فقرہ میں یہ خبر فرمائی یہ آیندہ کے لئے خبر ہے۔

"غربی دنیا مٹ جائے گی دیکھ لینا دوستو"۔

مورخہ ۲۶ جون کو میں نے خدا تعالےٰ کے حضور میں یہ عرض کی کہ آیا یہ قومیں اسلام کی طرف آئیں گی یا نہیں؟ اور پھر عرض کی گئی کہ ان کو اسلام میں لانے کی کتنی مہلت عطا فرمائی گئی۔ اس کا جواب خدا تعالےٰ نے عربی زبان کے لہجہ میں بالفاظ ذیل مرحمت فرمایا۔

عشرین سنۃ یعنی بیس سال کے عرصہ کے اندر اسلام میں آگئے۔ تو یہ ممالک بچ جائینگے۔ ورنہ فنا کئے جائیں گے۔ پہاڑ اڑیں گے اور سمندر اوچھل پڑیگا۔" (ص ۳)

اہلحدیث | دنیا سے مراد سارا یورپ ہے جو ہندوستان بلکہ ایشیا سے مغرب کی جانب ہے۔ اس لئے یہ الہام ایسا ہے کہ دنیا ساری کو اس سے دلچسپی ہے۔ کیونکہ یورپ کی صنعت و حرفت سے ایشیا ایسا دبا ہوا ہے کہ مجال دم زدن نہیں رکھتا۔ اس لئے اس کے منہ سے ہر وقت نکلتا ہے سے

اک زمانہ ہے ستم دیدہ فلک کے ہاتھ سے
یہ ہنڈولا بھی کبھی زیر و زبر ہو جائے گا

اس الہام کو ہوئے چار سال تو ہو گئے باقی رہے ۱۶ سال۔ سو اللہ کو علم ہے کہ یورپ جدید نبی کو مان کر بچ رہتا ہے یا انکار کرکے تباہ ہو جاتا ہے۔ خدا ہمارے ملک کو محفوظ رکھے۔

AsliAhleSunnet.com

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

(از قلم مولوی عبد اللہ ثانی امرتسری)

شیخ سعدی شیرازی مرحوم کا قول ہے ؎

گل است سعدی دلے در چشم دشمناں خار است

سعدی تو پھول ہے لیکن دشمنوں کی آنکھ میں کانٹا ہے۔ یہی حالت شیعہ حضرات کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں ہے۔ نبی برحق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ مسلمان مرد و زن گلزار اسلام کے پھول ہیں۔ لیکن تبرائی فرقہ کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹکتے ہیں۔ ان کا ہر ایک قول و فعل خواہ وہ کتنی ہی بہتری و مصلحت پر مبنی ہو یہ ضرور بری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بعثت محمدیہ سے قبل بھی کچھ لوگ کہا کرتے تھے

ما نرٰک اتبعک الا الذین ہم اراذلنا بادی الرائی ہمیں تیرے تابعدار رذیل اور بے سمجھ لوگ دکھائی دیتے ہیں۔

اسی کا نمونہ آج کل بھی موجود ہے۔ چنانچہ شیعہ رسالہ اصلاح" میں علمائے اہل سنت سے سوال کے عنوان کے ماتحت ایک حدیث لکھی ہے۔ اور اس پر صدیقہ (حرم رسول) کا تعامل ذکر کرتے ہوئے مضمون نگار کو بہت دور کی سوجھی ہے اور اس کو بہت مشکل پڑی ہے جس کے حل کے لئے اسے علماء اہل سنت کے آستانہ پر جبہ سائی کرنی پڑی ہے چنانچہ لکھتا ہے :۔

"حضرات علماء اہلسنت براہ کرم حسب ذیل حدیث کے مطلب سے مطلع فرمائیں۔ عن عمر بن مخراق قال مرجلے عائشۃ رجل ذو ھیئۃ و ھی تاکل فدعتہ فقعد معہا و مر آخر فاعطتہ کسرۃ فقیل لہا فقالت امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ننزل الناس منازلہم۔ عمر بن مخراق کہتے تھے کہ حضرت عائشہ کے سامنے سے ایک شاندار خوش وضع مرد گذرا۔ اس وقت آپ کھانا کھاتی تھیں۔ اس کو دیکھتے ہی آپ نے اپنے پاس بلا لیا وہ چلا آیا اور آپ کے پاس ہی بیٹھا۔ اور دوسرا مرد گذرا اس کو آپ نے ایک ٹکڑا دے دیا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی کہ اس خوش وضع آدمی کو اپنے پاس کیوں بٹھایا اور اس دوسرے مرد کو (جو غالباً خوش وضع نہیں تھا) روٹی کا ٹکڑا کیوں دیا۔ تو آپ نے جواب دیا کہ حضرت رسول خدا صلعم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ لوگوں کے ساتھ ان کے درجہ کے مطابق برتاؤ کیا کریں۔ (منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۱۵۱) سوال یہ ہے کہ اس خوش وضع مرد کو جناب عائشہ نے اپنے پاس کیوں بلایا۔ کس غرض سے اپنے ساتھ اس کو بٹھایا اور کس مطلب سے اپنے ہمراہ کھانا کھلایا؟ وہ یقیناً نا محرم تھا۔ جس کو دیکھنا جس سے بات کرنا۔ جس کے پاس بیٹھنا۔ جس کے ساتھ کھانا کھانا آپ کو کسی طرح جائز نہیں تھا۔ (محمد باقر)

(رسالہ اصلاح صفحہ ۲ نمبر ۱ جلد ۳۹)

معترض کو اعتراض کرنے کے لئے بہت دور جانا پڑا اور بقول اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی آپ کو کنز العمال کا مطالعہ کرنا پڑا۔ جس میں سے آپ کو خطیب بغدادی کی کتاب المتفق کا حوالہ ملا۔ غالباً اس ملک میں موجود نہیں ہے۔ حدیث مرقومہ کا اصل مخرج ابو داؤد ہے۔ خود صاحب کنز العمال نے ابو داؤد کا حوالہ دے رکھا ہے۔ اس لئے واقعہ کی تحقیق کرنے کے لئے ابو داؤد کا دیکھنا ضروری ہے۔ ابو داؤد کی روائت یوں آئی ہے۔

ان عائشۃ مر بہا سائل فاعطتہ کسرۃ مر بہا رجل علیہ ثیاب و ھیئۃ فاقعدتہ فاکل فقیل لہا فی ذالک فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلہم (ابو داؤد)

یعنی حضرت عائشہ کے پاس ایک سائل آیا آپ نے اس کو روٹی کا ٹکڑا دیدیا۔ ایک اور شریف لباس میں ملبوس اور بزرگانہ شکل کا آدمی گذرا تو آپ نے اس کو حکم دے کر بٹھا لیا تو اس نے بھی کھانا کھایا۔ آپ سے اس فرق کی وجہ دریافت ہوئی تو کہا کہ ہادی محترم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدائت ہے کہ ہر ایک سے اس کے مرتبہ کے مطابق سلوک کیا کرو۔ (عون المعبود صفحہ ۱۱۷ ج ۴)

باقی رہا آپ کا کہنا کہ دوسرا شخص (جو غالباً خوش وضع نہ تھا) سوایسے قول کا قائل غالباً انہیں میں سے ایک ہے جو اپنی ماؤں کے حق میں بدگو اور بدظن ہوتے ہیں۔ ہمیں تو حکم ہے۔

اَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ

پس مطلب روائت کا صاف ہے کہ معمولی سائل کو روٹی کا ٹکڑا دیکر رخصت کیا، صاحب وجاہت کو ڈیوڑھی میں بٹھا کر پیٹ بھر کھانا کھلایا۔

ایسے واقعات ہمیں بھی پیش آتے ہیں۔ ہم بھی بتوفیقہ تعالیٰ اس پر عمل کرتے ہیں۔

خدا بدظنوں کو نیک ظن دے۔

خلافت محمدیہ } مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت صرف ۴ ر

خلافت رسالہ۔ اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہائت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱ ر

ملنے کا پتہ :۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

رسالہ [illegible] (اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

جمعیۃ تنظیم پنجاب

پنجاب میں چند افراد اہل حدیث نے تنظیم کی بنیاد رکھی. جس کی صورت ان کی سمجھ میں یہ آئی. کہ ایک شخص کو امیر بنائیں. چنانچہ انہوں نے ایک بزرگ کو امیر بنایا جو میرے نزدیک خود بنانے والوں کے دلوں میں بھی اس منصب جلیل کے متحمل نہیں. پھر ان بنانے والوں نے اپنے فعل کو یہاں تک مستحسن قرار دیا کہ اعلان کرنے لگے کہ جو کوئی اس امیر کو نہ مانے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ جب اس پر اعتراض ہوا تو انہوں نے اپنے امیر کو محض امیر سفر کی طرح قرار دیا. میں نے ابتدا میں اظہار رائے کر دیا تھا پھر میں خاموش رہا اس نیت سے کہ چند آدمی اگر اسی طرح مل سکتے ہیں تو ملیں. حال میں ایک اشتہار سرخ کاغذ کا میرے پاس کلکتہ سے آیا۔ بھیجنے والے نے مجھ سے سوال بھی کیا ہے۔ لکھا ہے کہ مولوی یوسف امرتسری نائب امیر کے مدعی ہو کر لوگوں کو امارت میں لاتے ہیں اور بڑے بڑے علماء کی منظوری کے دستخط (خصوصاً آپ کے دستخط) دکھاتے ہیں. بلکہ سلطان ابن سعود کا خط دکھا کر کہتے ہیں کہ:-

"سلطان امیر ان کی بیعت ہو گئے ہیں"

ہم لوگ کیا کریں۔ ہم کو اصل حال سے اطلاع دیجئے۔ اخبار اہلحدیث میں شائع کر دیجئے۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۵۲۳)

اصل بات یہ ہے کہ جس مجلس میں یہ تجویز پیش ہوئی تھی میں بھی اس میں تھا۔ میں نے قریباً دو گھنٹے اس کی مخالفت کی. مگر جن لوگوں نے پیشتر ہی سمجھوتہ کر رکھا تھا انہوں نے میری بات نہ سنی. میں نے پھر بھی انکار ہی رکھا۔ بڑی وجہ یہ تھی کہ جس صاحب کو امیر بنایا ہے وہ اس منصب کے بوجھ کے متحمل نہیں کہ جماعت کی راہنمائی دین میں یا دنیا میں کر سکیں۔ وہ بالکل کم گو عبادت گذار شخص ہیں۔ اس لئے جب کبھی اس جماعت کا شوریٰ ہوتا ہے امیر سے کوئی حکم نہیں لیا جاتا۔ ممبران آپس میں فیصلہ کر لیتے ہیں۔ بس اصل وجہ میرے انکار کی یہ ہے کہ میں اس بزرگ کو اس بوجھ کا متحمل نہیں دیکھتا۔

حلفی بیان میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ سید محمد شریف صاحب امیر جماعت تنظیمیہ نے مجھ سے کہا کہ یہ لوگ میری تو مانتے نہیں میں کہتا ہوں کہ میں اس عہدے کو چھوڑتا ہوں تو یہ مجھ سے کہتے ہیں تم کافر ہو جاؤ گے۔ (کیا عجیب امارت ہے)۔ اس لئے یہ امیری نہیں ہے محض ایک ڈھونگ اور نقل ہے۔ رہا سلطانی خط۔ اس کی بابت بھی سید محمد شریف صاحب نے اثناء گفتگو میں مجھ سے بیان کیا کہ یہ لوگ سلطانی خط کا عکس دکھاتے پھرتے ہیں میرا خط بھی ساتھ دکھا دیتے تو لوگوں کو غلطی نہ لگتی۔ فرمایا۔ میں نے بوساطت مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی سلطان المعظم کو خط لکھا تھا کہ "میں نے آپ سے بیعت کی ہے"

انہوں نے لکھا:-

"ہم تمہاری بیعت قبول کرتے ہیں"

ان دونوں خطوں کو ملا کر پڑھا جائے تو کوئی نادان سے نادان بھی یہ نہ کہیگا کہ سلطان المعظم نے شاہ صاحب سے بیعت کی ہے۔

نوٹ جس صورت کی بیعت شاہ صاحب نے سلطان المعظم سے کی ہے اس قسم کی بیعت تو سینکڑوں بنگالی کر آئے ہوئے ہیں۔ اس بیعت کا مطلب ان کی نیت کے ماتحت یہ ہوتا ہے کہ ہم تابعدار ہیں۔ نہ یہ کہ ہم آپ کے نائب ہیں۔ تابع اور نائب میں بہت فرق ہے۔

مختصر یہ کہ میری رائے اس سلسلہ کی بابت یہ ہے کہ یہ جماعت اپنے امیر کو عملی طور پر امیر نہیں جانتی۔ نہ وہ امیر بننا جانتے ہیں۔ کوئی کام بھی نہیں کرتے نہ کرنا جانتے ہیں۔

مثال کے طور پر اظہار کرتا ہوں۔ گلہ یا شکایت مقصود نہیں۔

مارچ ۱۹۳۴ء کو امرتسر میں ان کا عام جلسہ ہوا۔ جس میں کئی ایک تقریریں ہوئیں۔ اس امارت کے لئے آیات اور احادیث پڑھی گئیں۔ رزولیوشن پاس ہوئے۔ اس کے بعد ایسے گم ہوئے کہ ندائے برنخواست یہاں تک کہ اس جلسہ کی رپورٹ بھی شائع نہ ہوئی، نہ حساب کتاب ظاہر ہوا۔ بعض لوگوں نے غبن کا الزام بھی لگایا۔ تاہم نہ کوئی مجلس محاسبہ بیٹھی، نہ کوئی محاسب مقرر ہوا، نہ کسی اصلی یا فرضی محاسب کی رپورٹ شائع ہوئی۔ ہمدرد اصحاب متحیر تھے کہ جلسہ کرنے سے انجمنوں میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیسا جلسہ ہے کہ پہلی حرکت بھی سکون سے بدل گئی۔

مطالبہ چونکہ جماعتی کام ہے۔ اس لئے ہمارے سائلین امیر یا نائب امیر سے دریافت کریں کہ پانچ سال کے طویل عرصہ میں انہوں نے عملی کام کیا کیا پھر ہم بتائیں گے کہ ان کا بتایا ہوا کام، کام نہیں۔ محض ڈھونگ ہے۔

معذرت میں کسی مصلحت سے اس سلسلہ کو اس کی حالت پر چھوڑ چکا تھا مگر مولوی یوسف کی کاروائی سے مجھے کہنا پڑا ؎

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اسکا آسماں کیوں ہو

پنجابی مثلث

آج کل پنجاب میں قادیان ہی کا تذکرہ ہر ایک انسان کے زبان زد ہے۔ مسلمان قوم اس وقت قادیان کے بارے میں تین قسموں میں یا مثلث کے تین ضلعوں میں منقسم ہے۔ ایک مرزائی جو کھلم کھلا مرزا کو مسیح موعود اور مجدد وغیرہ مانتے ہیں۔ دوسرے مخالفین مرزا احرار وغیرہ جو مرزا صاحب قادیانی کو

AsliAhleSunnet.com

مع اتباع مرزا کے کافر قرار دیتے ہیں۔
تیسرا گروہ یا اشخاص وہ ہیں جو کفر میں تو اختلاف نہیں کرتے مگر احرار کی سخت مخالفت کرتے ہیں اور سخت توہین کرتے ہیں۔ اس گروہ کے سرگروہ سید حبیب شاہ صاحب مالک اخبار روزنامہ "سیاست" لاہور ہیں جو احرار کے حق میں مرزائیوں سے زیادہ بدگو ہیں۔ دیکھیں مسلمانوں کا یہ مثلث کب تک قائم رہتا ہے۔

اللھم اھدنا لما تحب و ترضیٰ

ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتمانند جی ست دہرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

(۲)

پنڈت آتمانند جی اس مسئلے کی تحقیق کر رہے ہیں کہ ویدوں کے مصنف کون ہیں۔ گذشتہ نمبر میں کچھ حصہ درج ہو چکا ہے۔ آج دوسرا حصہ درج ہے۔ (مدیر)

اور سنئے کہ شت پتھ براہمن ۱۱۔ ۵۔ ۱۔ ۱۰ میں لکھا ہے کہ راجہ پرورا اور اروشی کے سمواد والا شوکت ۱۵ منتروں کا ہے لیکن رگوید ۱۰۔ ۹۵ میں آج کل ۱۸ منتر پائے جاتے ہیں۔

سام وید میں ایک حصہ صریحاً برہمن گرنتھوں کا ہے۔

آریہ سماجی ریسرچ سکالر پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے بھی اپنی تصنیف اے ہسٹری آف ویدک برہمناز صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵ پر تسلیم کرتے ہیں کہ

"موجودہ ویدوں میں بعض حصے ایسے ہیں جنکے بارہ میں قطعی طور سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ منشیہ کرت (انسانی تصانیف) ہیں"

نیز صفحہ ۳۸ و ۴۸ پر تسلیم کرتے ہیں کہ:-

"موجودہ اتھروید بالکل مہابھارت کے وقت ظہور میں آیا"

نیز صفحہ ۶۹۔ ۸۰ ۲۲۴۔ ۲۵۳ وغیرہ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ بقول پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر

"وہ سب رشی جن پر وید نازل ہوئے مہابھارت کے وقت میں ہوئے ہیں"

گویا ویدوں کو بنے عرصہ تقریباً پانچ ہزار سال کا گزرا ہے۔ صفحہ ۶۱ پر پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے سام وید کے متعلق لکھتے ہیں کہ:-

"اس میں کچھ منترانیہ (دیگر) براہمنوں سے ہی لئے گئے ہیں" وغیرہ۔

بدھی میں میرے اعتراض کو آریہ سماجی پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر نے تسلیم کیا کہ اتھروید میں ۶۴ منتر زمانہ مہابھارت کے بعد بنا کر ملائے گئے ہیں۔ مہاشہ وشوناتھ جی ایم۔ اے مجھے مزید صلاح دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"میرے بھراتا وید سمبندی گیان کے لئے نرکت کا پڑھنا نہایت لازمی ہے"

لیجئے مہاشہ جی اب نرکت سے تحریف کا ثبوت سن لیجئے نرکت ۳۔ ۴ میں اتھروید ۱۔ ۱۷۔ ۱ کو یوں لکھا ہے کہ:- "اموریا ینتی جامیہ سروا لوہت واس سہ ابھرا تراو یوشاس تشٹھنتی ہت ورتمنہ"

اور پیپلاد شاخ میں بھی ذرا سی تحریف اور تفریق "یوش تس" "ہت ورچہ" کے ساتھ اسی طرح لکھا ہے لیکن موجودہ اتھروید میں یوں پایا جاتا ہے:-

"اموریا ینتی پوشتو ہراوہت واس سہ ابھراتر اوجا ئیس تشٹھنتو ہت ورچسہ"

دیکھئے نرکت کار کے وقت سے لیکر آج تک کتنی تبدیلی و تحریف واقع ہو چکی ہے۔

نیز نرکت ۳۔ ۴ میں یہ منتر لکھا ہے جو موجودہ چاروں ویدوں میں کہیں نہیں ملتا۔ جو یہ ہے:-

"انگدا انگد اوسم بھوسی ہردیا دھی جائے سے۔ آتما وئی پترناماسی سہ جیو شردہ شتم"

بخوف طوالت اتنا ہی کافی سمجھ کر مہاشہ جی سے پوچھتا ہوں کہ کیوں جی! یہ تحریف اور کمی بیشی نہیں تو کیا ہے؟ میرے بھلے جی آپ کو یہ دلیری کہاں سے ملی اور کس نے دی کہ

"شروع دن سے لیکر آج تک ان (ویدوں) میں ایک شوشہ تک کی کمی بیشی نہیں ہوئی"

کیا آپ بھول گئے تھے کہ "المسیح" ابھی زندہ موجود ہے وہ ایسی گت بنائے گا جو آخر دم تک یاد رہے۔

ورنہ سوامی دیانند کے شائع کردہ یجروید کے ادھیائے ۲۵ کا اڑتالیسواں منتر تو کسی دیگر یجروید سے دکھلا دیئے؟ آپ کو خود ہی پتہ لگ جائے گا کہ کس طرح تحریف کی گئی ہے۔ مہاشہ جی اپنی ناواقفیت کا مزید ثبوت یوں دیتے ہیں کہ

"اس بات سے دنیا کا کوئی سکالر انکار نہیں کر سکتا کہ اپنشدیں مہابھارت سے پہلے کی بنی ہوئی ہیں ..... براہمن گرنتھ اپنشدوں سے بھی پرانے ہیں"

یک نہ شد دو شد۔ اچھا جناب! اگر میں یہ ثابت کردوں کہ براہمن گرنتھ بھی جنہیں آپ کے سکالر اپنشدوں سے بھی پرانے مانتے ہیں مہابھارت کے مابعد کی تصانیف ہیں تو اپنشدیں تو اور بھی بہت بعد کی تصانیف ماننی پڑیں گی اور چاروں وید بھی مہابھارت کے زمانہ کے قریب بنے ہوئے ماننے پڑیں گے۔ پھر تو آپ کی علمیت کا حدود اربعہ غلط ثابت ہو جائیگا نہ؟ اور آپ کی دلیل بھی غلط۔ دیکھئے اور آریہ سماجی تعصب کی عینک لگا کر بھی پڑھئے کہ

شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳ پرپاٹھک ۳ انوواک ۴ کنڈ کا ۱۔ ۳۔ ۴۔ ۱۱۔ ۲۲ وغیرہ میں علی الترتیب ارجن کے پوتے اور دیرابھی منیو کے بیٹے مہاراجہ پریکشت اور ارجن کے پڑپوتے، ویرابھی منیو کے پوتے اور مہاراجہ پریکشت کے بیٹے مہاراجہ جنمیجے کا نام اور اُس کے مشہور یگیہ کا ذکر۔ بھیم سین کا نام۔

(۶۷۵) ... امرتسر

راجہ کوسلیہ کا نام، دُشینت کے بیٹے بھرت کا نام، اور دھرت راشٹر کا نام پایا جاتا ہے جو سب مہا بھارت میں اور بعد ہوئے۔ مثلاً

"जनमेजयं पारिक्षितं याजया चकार" ॥१॥

ترجمہ۔ پریکشت کے بیٹے جنمیجے نے یگیہ کیا۔

بھیم سین نے بھی ایسا ہی کیا۔

"भीमसेनमेते एवं" ३

"कौसल्यो राजा तदेतद्गा-थयाभि गीतम्" ॥४॥

ترجمہ۔ راجہ کوسلیا نے اس کہانی کو سنا

"भरतो दौः ष्यन्ति यमुना मनु गंगायां"

ترجمہ۔ دشنیت کا بیٹا بھرت جمنا اور گنگا پر گیا۔

"शतानीको धृतराष्ट्रस्य मेध्यमादाय"

ترجمہ (نکل کا بیٹا) شتانیک دھرت راشٹر کے یگیہ میں گیا: نیز شت پتھ براہمن ۱۴-۵-۴-اور ۲ میں لکھا ہے کہ

"मैत्रेयीति होवाच याज्ञव-ल्क्यः ।१।

सा होवाच मैत्रेयी" ॥२॥

ترجمہ۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا اے میتریئی! .....

وہ میتریئی بولی! سب سکار مانتے ہیں کہ میتری کا خاوند یاگیہ ولکیہ رشی جس کا ذکر برہدارنیک اُپنشد ۴-۵-۱ میں بھی یوں لکھا ہے کہ

"अथ ह याज्ञ वल्क्यस्य द्वे भार्ये बभूव तु मैत्रेयी च कात्यायनीच"

ترجمہ۔ یاگیہ ولکیہ کی دو بیویاں تھیں۔ میتریئی اور کاتیاینی۔

نہرشی ویدویاس کا شاگرد تھا جیسا کہ یجروید بھاشیہ کے شروع صفحہ پر ہی دھرآچاریہ جی لکھتے ہیں کہ

"तत्र व्यास शिष्यो वैशम्पायनो याज्ञवल्क्यादिभ्यः स्वशिष्येभ्यो यजुर्वेदमध्यापयत्"

ترجمہ۔ تب ویاس نے اپنے شاگردوں ویشمپائن یاگیہ ولکیہ وغیرہم کو یجروید پڑھایا۔

چھاندوگیہ اُپنشد ۳-۱۷-۶ میں بھی دیوکی پُتر کرشن کا ذکر پایا جاتا ہے۔

"कृष्णाय देवकी पुत्राय"

براہمن گرنتھ اور اپنشدوں اور بے چارے اتھروید کا تو ذکر ہی کیا؟ خود رگوید بھی جو سب سے پرانا مانا جاتا ہے زمانۂ مہا بھارت کی تصنیف ہے کیونکہ رگوید منڈل ۱۰ شوکت ۹۸ میں مہا بھارت کے ہیرو اعظم بھیشم پتامہ کے باپ شنتنو اور تایا دیواپی اور دادا رشٹی سین راجہ کا حال لکھا ہے۔ چنانچہ نرکت ۲-۱۰ میں اس رگ وید شوکت کے متعلق مہامنی یاسک آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ:

"اس میں اتہاس کہتے ہیں۔ رشٹی شین کا پُتر دیواپی اور شنتنو دونو کروبنسی بھائی ہوئے ہیں۔ شنتنو جو دونو میں چھوٹا تھا اُسی نے (اپنا) ابھی شیک کیا (راجہ بنا) دوسرا دیواپی تپ (ریاضت) میں لگ گیا۔ اُس سے شنتنو کے راجیہ میں بارہ برس میگھ (مینہ) نہ برسا۔ اُسے براہمنوں نے کہا۔ تو نے ادھرم کیا ہے کہ بڑے بھائی کو اُلانگھ کر ابھی شیک (راج تلک) لیا ہے۔ اس سے تیرے (راجیہ میں) دیو نہیں برستا ہے۔ تب شنتنو نے دیواپی کو راجیہ دینا چاہا۔ دیواپی نے اُسے کہا تیرا پروہت ہونگا۔ اور تجھے یگیہ کراؤں گا (میں اب راجا نہیں ہوں گا۔ راجا آپ ہی رہیں) اُس (دیواپی) کا یہ ورش کام شوکت دور شا کی کامنا والے کا شوکت) ہے اُس (شوکت) کی یہ (رچا۔ منتر) ہے"

بلفظہٖ ترجمہ پنڈت راجارام صاحب شاستری)

کیا اب بھی شک ہے کہ رگوید خود بھی مہا بھارت کے بعد کی تصنیف ہے اور انسانوں کا بنایا ہوا ہے۔ کیونکہ اس شوکت کا مصنف رشی بھی وہی دیواپی ابن رشٹی شین لکھا ہے اور اُس کا اُس کے باپ اور چھوٹے بھائی شنتنو کا نام بھی منتر ۵ و ۷ میں پایا جاتا ہے اور ویدانگ نرکت انہیں کروبنسی بھی لکھتا ہے

ہر چناں کہ بشوئی پلید تر گردد (باقی)

مسلمان کس طرح زندہ رہ سکتے ہیں

بقلم مولوی محمد عابد صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ یونگنڈہ ضلع پرم (برما)

زمانہ بدل رہا ہے قومی تمدن، قومی تہذیب، قومی اخلاق سب کچھ مسلمانوں سے نکل چکا ہے اور جو کچھ باقی ہے اس کے بھی زندہ رہنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ بہت جلد وہ کم بخت زمانہ آنے والا ہے کہ جو کچھ اب باقی ہے اُس کو باقی رکھنے والے بھی دنیا سے مٹ چکیں گے اُس وقت صرف نام کے وہ مسلمان رہ جائیں گے جو اسلام اور دین سے بالکل ناواقف ہونگے اور جب اُن سے کہا جائیگا کہ اسلام کی کچھ خدمت کرو تو کہیں گے کہ یہ ہمارا فرض نہیں ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اسلام کیا ہے اُس وقت وہ مسلمان رہ جائیں گے۔ جو اس لئے مسلمان ہونگے کہ ان کے باپ دادا مسلمان تھے اور خوش قسمتی سے وہ کسی طرح مسلمانوں کے گھر پیدا ہو گئے ہونگے ورنہ کافروں اور ان مسلمانوں میں کوئی فرق نہ ہوگا ایسی حالت اور تباہی اور ادبار میں جو حالت مسلمانوں کی ہوگی وہ اظہر من الشمس ہے۔ اے مسلم کہلانے والو اُس دن کے آنے سے قبل اسلام کو ذلت میں گرفتار ہونے سے قبل اس کا انتظام کرو تاکہ تمہاری آئندہ قوم اور آنے والی نسل تم کو دعائے خیر سے یاد کرے اور تمہارا نام بھی

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب، مصنفہ جناب (۲۶۷) مولانا اشرف علی تھانوی)

AsliAhleSunnet.com

عزت سے لیا جاوے ورنہ یقین جانو اُس وقت تم پر کوئی ایک آنسو رونے والا اور تمہاری قبر پر فاتحہ پڑھنے والا نہیں ہوگا نہ یہ معلوم ہوگا کہ اس زمین پر کبھی کوئی قوم مسلمانوں کی آباد تھی۔

مسلمان جو اپنی قوم سے غافل ہو رہے ہیں اور کسی کا کوئی خیال نہیں کرتے اور جو اپنی قوم سے بہت دور ہو کر اس کو مٹنے سے نہیں بچاتے جس کا گناہ تمام قوم کے بڑے اور تعلیم یافتہ اور مالداروں پر ہے جو قوم کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔

آج جس طرح بچاوے۔ مرد تعلیم دین سے بہت دور بیٹھے ہیں اُس سے کہیں زیادہ بچاری عورتوں کو ہماری قوم نے جاہل رکھ چھوڑا ہے۔ افسوس سے کہنا جاتا ہے کہ جس قوم کے مرد جاہل ہیں عورتوں کا کیا سوال ہو سکتا ہے۔ ہمارے رسول پاک حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے علم کی تاکید مرد، عورت دونوں کو فرمائی ہے۔

آج ہم نے جہاں بہت سے قول خدا و رسول ترک کر دیئے ہیں آج اس ارشاد کو بھی چھوڑ رکھا ہے۔ عورت کو اتنا تو علم حاصل کرنا ضروری ہے کہ وہ خط لکھنا پڑھنا اور مسائل قرآن حدیث اور دینی کتابوں کو پڑھ کر خود سمجھ سکے۔ علم کا شوق ہو اور وہ علم حاصل کرے آج بہت سے لوگ جو جاہل ہیں ان کے ماں باپ کا قصور ہے۔ بچہ اپنے ماں باپ کی دیکھا دیکھی بہت کچھ اچھی یا بری خصلت سیکھ سکتا ہے۔ بچہ بڑا ہو کر جاہل یا بے دین ہو جائے تو اُس کا سب گناہ ماں باپ پر ہوتا ہے اگرچہ جوان ہونے کے بعد بچے پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ عقل سے سوچ سمجھ کر نیک و بد میں تمیز کرے یہ کہہ کر کسی طرح کوئی بچ نہیں سکتا کہ ماں باپ نے نہیں سکھایا۔ اس لئے جوان ہو کر اُس پر فرض ہو جاتا ہے کہ علم حاصل کرے اور تمام باتیں سیکھے۔ قیامت میں خدا سب سے یہی سوال کرے گا کہ میں نے قرآن اور رسول بھیجا، پیغمبر بھیجے تم نے عمل کیوں نہیں کیا۔ اچھی بری باتوں کو کیوں نہیں سمجھا۔ اس لئے ہر انسان اپنے عمل کا جواب دہ ہوگا۔ کوئی کسی کو نہ بچائے گا۔ کسی کا ماں باپ یا استاد یا بزرگ کوئی نہیں بچائے گا سوائے عمل کے۔ اگر ہم چاہیں کہ دنیا میں ہم آرام سے رہیں تو ہم کو چاہئے کہ نیک عمل کریں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جو حکم ہم کو خدا و رسول نے دیا ہے فرض اور سنت پر عمل کریں۔ اگر تمام مسلمان خوف خدا دل میں اور سنت پر عمل کریں اور قوم کی ترقی کی کوشش کر کے ان کو تمام آنے والی مصیبتوں اور تنگدستیوں، جہالت اور عذاب سے بچائیں تو امید ہے کہ مسلمانوں کو پھر وہی دن دیکھنا نصیب ہوگا۔ جو پیغمبر علیہ السلام کے وقت اسلام کی شان تھی اور جس طرح سب مسلمانوں کے نام سے ڈرتے تھے اور اسلام دنیا میں پھیل گیا اور سب دشمنوں پر فتح پائی۔ آمین۔

الصبر والجہاد

(مرقومہ احمد حسین تاجر آہن تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد دکن)

حضرات! بے شمار احکامات اسلامی میں سے صرف یہ دو احکام یعنی صبر و جہاد صوری لحاظ سے متضاد و متخالف معلوم ہوتے ہیں۔ چونکہ صبر، سکوت اور جہاد کوشش کا نام ہے۔ بہت ممکن ہے کہ بعض سطحی عقول اور ظاہر بین نظریں ان پُر اسرار متفق المعنی احکام کی اصلیت و ماہیت سے ناواقف رہ کر اس لفظی تضاد کو نقص پر محمول کرنے لگ جائیں۔ یا شبہ کے شکار ہو جائیں۔

لیکن ہم ایسے مشتبہ القلوب حضرات کو مخاطب کر کے ببانگ دہل ڈنکہ کی چوٹ کہتے ہیں کہ ان مرقومہ احکام صبر و جہاد میں تضاد نہیں بلکہ عین تسلسل اور تطابق ہے اور ان احکام کی خلیج اتنی وسیع ہے کہ جن کی تفصیلی تشریح و وضاحت کے لئے یہ چند صفحات تو درکنار ایک ضخیم دفتر بھی متحمل نہیں ہو سکے گا۔ اور انہی احکام کے دوش زیست قومی و بقائے ملکی کا مدار رکھا گیا ہے جس کے بڑے بڑے سٹیٹس مین مصدق ہی نہیں بلکہ معترف ہیں۔

لیکن اس تریاق زندگی اور اکسیر اخلاق سے وہی لوگ بخوبی مستفید و متنفع ہو سکتے ہیں جو امتیاز حسن و قبیح کی کسوٹی (عقل) پر ان احکام کو پرکھ کر لائحہ عمل بنانے میں ساعی نظر آتے ہیں۔

جب ہم ان احکام کی حقیقت و ماہیت پر سرسری نظر اور معمولی تدبر کو کام میں لاتے ہیں تو صدائے ہاتف ہمارے کانوں میں گونجتی، قدرت للکارتی، فطرت مجبور کرتی اور کہتی ہے کہ اے ابن آدم! تجھ کو بام ترقی پر پہنچانے والے، دنیا میں ایک نمایاں معزز ہستی بنانے والے، عدل و احسان کے سبق سکھانے والے، ذلت کی موت سے بچانیوالے یہی دو احکام صبر و جہاد ہیں۔ جن کا ظاہر علیحدہ مگر باطن ایک ہے۔

(۱) **صبر** کے لغوی معنی روک کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں صبر اُس روک اور جدوجہد کا نام ہے جو نفس امارہ کو ناجائز خواہشات، بے جا تصرفات سے باز رکھنے اور اپنے آپ کو تحمل بر مصائب و نوائب کا عادی بنانے میں کی جاتی ہیں۔ اس سعید صفت کا ذکر قرآن مجید فرقان حمید میں تقریباً ۹۰ مقامات پر جداگانہ اسلوب میں کیا گیا ہے۔ بنظر تعمق دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اخلاق عالیہ کو اس صفت فاضلہ سے ایک خاص مناسبت ہے اور اس صفت کا اعلےٰ مقصد تہذیب نفس، تزکیہ روح صفائی قلب ہے

قبل از قبل اس صفت علویہ کا تسلط پیکری قلمرو کے سلطان (قلب) پر ہوتا ہے جو تمام جذبات بشریہ مثلاً غصہ، دلیری، حیا، بیم و رجا، انقباض و انبساط رغبتوں و خواہشوں کا محرک و مبدء ہے

رحم و کرم کا دریا، غیظ و غضب کا طوفان اسی سے بپا ہوتا ہے۔

لیکن جب صبر کی صفت اس میں جاگزیں ہو جاتی ہے تو رذالت، شرارت سے خیانت، امانت سے، انتقام، عفو سے مبدل ہو جاتا ہے جس کے باعث جذبات بہیمی پر قوتِ ملکوتی غالب آ کر مندرجہ ذیل صفات سے مشرف و ممتاز بنا دیتی ہے شجاعت، قناعت، عفت، عفو۔

(الف) **شجاعت**۔ بہادری، جوانمردی کو کہتے ہیں۔ لیکن اس کے نتائج میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔ (۱) جان و مال سے دوسرے کی اعانت کرنا (۲) قوم کا درد ملک کا پاس رکھنا، (۳) مظلوموں کی مدد ظالموں کا انسداد کرنا۔ (۴) اعلیٰ اخلاق کا جویا رہنا۔ (۵) غصہ و غضب میں نفس پر قابو پانا۔

غرضیکہ اس ایک صفت سے بے شمار فوائد گوناگوں نتائج اخذ ہو سکتے ہیں اور ایسی اعلیٰ و ارفع صفت بھی صبر ہی کی بدولت نصیب ہوتی ہے چونکہ صبر ہی سے ہوائے نفس کا خاتمہ بہیمی ولولوں کا دیر نیست ہوتا ہے اور تا وقتیکہ نفسانی خواہشوں خود غرض چالوں کی اصلاح نہ ہو۔ انسان اپنے ذاتی مفاد کو خدمات قومی و ملکی کی بھینٹ نہیں چڑھا سکتا۔ برخلاف اس کے جسمانی قوت و زعم کے اعتبار پر کسی کو ستانا، کسی کا مال غصب کر لینا معمولی باتوں پر مشتعل ہونا شجاعت نہیں بلکہ جبانت اور پرلے درجہ کی رذالت ہے اور ایسا شخص بہادر نہیں بلکہ ڈرپوک کہلوانے کا مستحق ہے چنانچہ فرمان نبوی ہے کہ پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دیتا ہے۔ پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو سنبھال لیتا ہے۔ تو جاننا چاہئے کہ غصہ جیسی بھڑکتی ہوئی آگ کو سرد کر کے شجاعت کے جوہر دکھانے والے اہل صبر ہی ہوتے ہیں۔

(ب) **قناعت** کے معنی تھوڑی چیز پر بخوشی راضی رہنا۔ اس کے نتائج میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔ (۱) فراخدلی، (۲) شکر گذاری۔ (۳) اعلیٰ حوصلگی۔ (۴) سکوت وغیرہ۔

فی الحقیقت قناعت وہ پُر اخلاق اور لازوال دولت ہے کہ انسان کو ہوس، لالچ، خوشامد، چاپلوسی، مکاری، عیاری جیسے جیبوں جیسا سوز رذائم اور سینکڑوں اخلاق شکن جرائم سے محفوظ رکھتی ہے۔ ایسی نیک سیرت یا سعادت صفت بھی آدمی کو صبر ہی کی سرزمین سے نصیب ہوتی ہے چونکہ قلیل چیز پر نہایت فراخدلی و خندہ پیشانی سے اکتفا کرتے ہیں نفسانی خواہشوں و پُر ہوس ولولوں کا استیصال کرنا پڑتا ہے اور ایسا کرنے والے اہل صبر ہی ہوتے ہیں تو معلوم ہوا کہ قناعت صبر کی ایک شاخ ہے۔

(ج) **عفت** کے معنی پرہیزگاری، پارسائی، حرام چیزوں سے محترز رہنا بالخصوص شہوت حرام سے۔ لیکن یاد رہے کہ منصبِ عفت کو کامل بلندی جب تک نصیب نہیں ہوتی تب تک کہ جذبات شہوانی کو ابھارنے والی دلکش صورت کافی اسباب عیش و نشاط کے ساتھ موجود ہو کر مواصلت کے لئے مجبور کرنے پر انسانی نفس کی باگ عقل کے سپرد کر کے اپنے آپ کو نہیں بچاتا۔

ایسے نازک وقت امتحان کے موقع پر جہاں احباب کا کھٹکا ہو نہ اغیار کا ڈر، شرم کا مقام ہو نہ حیا کی جائے۔ جوانی کا عالم ہستی کا طوفاں دونوں طرف سے بپا ہو رہا ہو، دامن عصمت کو داغداری سے محفوظ رکھنے میں کس قدر صبر و تحمل کی ضرورت پڑتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

عفت کی بدولت قولاً فعلاً پاکیزگی اور حیا پیدا ہوتی ہے۔ ظلم، تنگ دلی، بدکاری، خیانت جیسی سینکڑوں قباحتیں کافور بن جاتی ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ عفت کا راس المال صبر ہے۔

(د) **عفو**۔ کے معنی خطا کا معاف کر دینا بحالت قدرت میں کسی سے انتقام نہ لینا۔ برخلاف اسکے عدم قدرت انتقام کی خاموشی و درگذری عفو نہیں بلکہ کمزوری ہے۔

نتائج عفو میں حسب ذیل امور داخل ہیں۔ (۱) فیاضی، (۲) الوالعزمی، (۳) دریا دلی۔ (۴) جوانمردی وغیرہ۔ لیکن یاد رہے کہ اس صفت سے متصف ہونے میں سب سے بڑی اہم چیز باوجود قدرت انتقام کے درگذر کرنا ہے اور یہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ چونکہ اس میں غیظ و غضب کے بھڑکتے ہوئے شعلوں اور انتقام پسند جذبوں کو نیست و نابود کرنا پڑتا ہے۔ اور ایسا کرنے میں کس قدر عزم و استقلال، صبر و تحمل کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ وہ عیاں راچہ بیاں کے مصداق ہے۔

چنانچہ شب و روز کا مشاہدہ شاہد، تجربہ گواہ، واقعات عیاں ہیں کہ ایک زبردست کی جانب سے زیاں پہنچنے پر باوصف زیاں رسیدہ کمزور ہونے کے اُس کی فطرت تقاضا کرتی ہے کہ حتی الامکان زیاں رسیدہ زیاں سے دوچند بدلہ لیا جائے۔ لیکن یہ صبر ہی کا صدقہ ہے کہ ایک عاجل منتقم کو معاف کنندہ کے ممتاز لقب سے ملقب کرتا ہے۔

(باقی آئندہ)

تقسیم میراث میں میراث کے تمام قواعد کا ذکر کر کے ان کی مثالیں اور متفرق نقشہ جات دے کر ایک ایسا مفصل نقشہ دیا گیا ہے جس میں تمام ورثاء کی تفصیل اور ان کے حصص کی مکمل تقسیم درج کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳ر

خورشید صداقت اس کتاب میں مذہب مقدس اسلام کی خوبیاں مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے اور رسالت محمدیہ کو عقل و حکمت کے معیار پر کس کر ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں۔ اور مخالفین کا مدلل جواب ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

AsliAhleSunnet.com

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۹)

گذشتہ ہفتے قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمہ اللہ کی فارسی عبارت درج ہوئی تھی آج اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے اور پھر اس کے بعد پڑھئے:۔

"یعنی اگر فیض بعد موت کے اسی قسم کا ہووے کہ جو حیات میں ہوتا ہے پس تمام اہل مدینہ زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس وقت تک برابر سب صحابی ہوویں گے اور پھر کوئی شخص محتاج صحبت اولیاء کا نہ ہوگا کیونکہ فیض مردہ کا مثل زندہ کے ہوگا کہ مفیض اور مستفیض میں مناسبت شرط ہے اور وہ بعد وفات کے مفقود۔ ہمذا بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر شریف سے فیض نہیں پہنچتا بوجہ عدم مناسبت صورت کے پس دوسرا واسطہ نائب پیغمبر اور آپ کے وارثوں کا چاہئے اور فرمایا نبی علیہ السلام نے علماء ظاہر اور باطن وارثان پیغمبروں کے ہیں انتہی"

پس اگر کسی نبی اور ولی سے بعد انتقال کے دعاء و توسل کی شرعاً اجازت ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے عظیم القدر خلیفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا توسل چھوڑ کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا توسل جم غفیر حضرات اکابر صحابہ کے روبرو طلب باراں میں حق تعالیٰ سے نہ کرتے جیسا کہ صحیح بخاری اصح الکتب سے صراحۃً متفق علیہ مقطعی الدلالت گذر چکا ہے۔ جس کے سامنے ہرگز کسی امتی کا قول وفعل قابل عمل وموثق قبول نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ ان کو حاضر و ناظر متصرف جان کر ندائیں مرادیں طلب کرنا اور حیات دنیا کے تصرفات و اختیارات و معجزات وکرامات، کشف ومشاہدات اولیاء کو اپنی شرکیات کے جائز ہونے کی دلیل قرار دینا کسی متدین اہل توحید و متبع سنت کا ہرگز پیشہ نہیں ہوسکتا۔ بجز اس کے کہ محض طالب دنیا مردار کے پیچھے چلنے والا، گورپرستی کا لقمہ کھانے والا ہو جس طرح مولوی نعیم الدین نے اپنی سرگرمی سے اس پر جان اڑا کر خلق اللہ کو گمراہ کیا ہے۔ باقی رہا مسئلہ تقویۃ الایمان مرکر مٹی میں ملنے کا۔ مولوی نعیم الدین نے صفحہ ۲۵ پر مکرر اس کو لکھا ہے وہیں انشاء اللہ العزیز مفصل جواب دندان شکن دیا جا کر ناظرین اہل انصاف کے لئے تسلی بخش ہوگا۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ مسئلہ تصرف اختیار وقدرت کی مفصل حقیقت بتصریح آیات واحادیث اور اکابر ائمہ تفاسیر و محدثین اور فقہاء وائمہ صوفیہ رحمہم اللہ سے واضح ہو کر تمام اباطیل مولوی نعیم الدین نسیاً منسیاً ہوچکے۔ جس سے تقویۃ الایمان کے توحیدی احکام بے غبار منور و درخشاں ہوگئے۔ والحمد للہ علیٰ ذلک حمداً کثیرا۔

اس کے بعد مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:۔

قولہ صفحہ ۱۴۹ لغایت ۱۵۲۔

"صاحب تقویۃ الایمان نے اپنے شرکیات کا تیسرا حصہ اشراک فی العبادت کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں:۔

تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں کہ ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اس کے نام پر مال خرچ کرنا اور اس کے نام کا روزہ اور اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور راستہ میں اس مالک کا نام پکارنا اور نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے جا کر طواف کرنا اور اس گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اس کی طرف جانور لے جانے اور وہاں منتیں ماننی اس پر غلاف ڈالنا اور اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجا کرنی اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اس کی دیوارے اپنا منہ اور چھاتی ملنا اور اس کا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اس کے گرد روشنی کرنی اور اس کا مجاور بن کر اسکی خدمت میں مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو وغسل کا لوگوں کے لئے سامان درست کرنا اور اسکے کنوئیں کا پانی متبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلنا اور اس کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اکھاڑنا مویشی نہ چگانا۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے تھان کو یا کسی کے چلہ کو یا کسی کے مکان کو کسی کی متبرک چیز کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہووے یا جانور چڑھاوے یا ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھاوے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے مجاور بن کے بیٹھ رہے وہاں کے گردوپیش کے جنگل کا ادب کرے اور اسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر

[illegible] (۴۷۹) [illegible]

AsliAhleSunnet.com

شرک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو شرک فی العبادات کہتے ہیں یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ مشکلیں کھول دیتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۱۱ و ۱۲)

اس تمام یاوہ گوئی کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ تعظیم اللہ تعالےٰ کے ساتھ خاص ہے غیر کی تعظیم شرک۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبولان بارگاہ کی تعظیم کا حکم فرمایا ہے اور بکثرت آیات و احادیث اس پر ناطق ہیں۔ عبادات بیشک اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں غیر کی عبادت پرستش یقیناً شرک ہے لا نعبد الا ایاہ یہی ہر مسلمان کا ایمان ہے۔ مگر صاحب تقویۃ الایمان کا یہ مطلب نہیں اس کی عبارت میں بڑا فریب ہے۔ اللہ تعالےٰ کے لئے ہجرت کرنا عبادت ہے اگر حصول مال یا تزوج کی نیت سے تو عبادت نہیں۔ مسجد میں اپنے آپکو روکنا اعتکاف کے لئے عبادت ہے۔ اگر اپنی کسی غرض دنیوی کے لئے مسجد میں پابندی سے رہا تو عبادت نہ ہوگا۔ مگر شرک بھی لازم نہ آئے گا۔ نماز کے افعال سجدہ رکوع ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کا تو صاحب تقویۃ الایمان نے ذکر کیا مگر ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا جیسا قومہ میں یا بیٹھنا جیسا بین السجدتین اور تشہد میں یہ بھی افعال نماز ہیں۔ جس طرح سجدہ و رکوع و قیام نماز میں فرض ہیں اسی طرح قعدہ آخری فرض ہے یہ افعال عبادۃً غیر خدا کے لئے کرنا شرک اور اگر بہیت عبادت پر نہ ہوں تو لزوم شرک کا حکم باطل ورنہ ہر شخص مشرک ہوجائے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں کہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جانا تو شرک ہوجائے اور ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا اور بیٹھنا شرک نہ ہو جیسے وہ عبادت ایسے ہی یہ عبادت۔ حضرت جبریل حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے زانوؤں پر ہاتھ رکھکر بہیئت نماز بیٹھے کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ شرک ہوا۔ اگر صاحب تقویۃ الایمان ص۱۱ صحیح لکھتا کہ یہ افعال بروجہ عبادت شرک ہیں اگر دوسری جہت سے کئے جائیں تو شرک نہیں تو اس کا مدعا حاصل نہ ہوتا۔ مقبولان بارگاہ حق کی تعظیم جس کا وہ دشمن ہے اس کو کس طرح روکتا وہ جانتا تھا کہ دنیا کے پردہ پر کوئی مسلمان کسی بزرگ کے روبرو بقصد عبادت ہاتھ باندھ کر کھڑا نہیں ہوتا پھر بروجہ عبادت کی قید لگاتا تو مسلمانوں کو مشرک کس طرح ٹھہراتا دست بستہ بہیئت نماز کھڑا ہونا ص۱۲ میں فاتحہ کے لئے نماز کی طرح بیٹھنا خود صاحب تقویۃ الایمان نے صراط مستقیم میں لکھا ہے جو ہم ص۸ میں نقل کر چکے ہیں۔ اس سے وہ اپنے اس حکم سے خود مشرک ہوگیا۔

سجدہ و طواف کا حکم ص۱۰۳ و ص۱۰۴ میں اور سجدہ کی قسمیں ص۱۰۱ میں بیان کر آئے ہیں۔ ملخصاً بلفظہٖ۔

اقول۔ بیشک جو امور عبادۃً و تعظیماً حق تعالیٰ کے لئے شرعاً کئے جاتے ہیں جسطرح بعض امور کا ذکر تقویۃ الایمان کے انواع شرک میں واقع ہوا مثلاً سجدہ رکوع دست بستہ قیام روزہ طواف خانہ کعبہ نذر و منت مرادیں وغیرہم جن کا بیان بطور حصر کے نہیں ہے بلکہ ہر وہ شے جو حق تعالیٰ کی عبادت کے مقابلہ میں کسی دوسرے کے لئے عمل میں لائی جاوے گی شرک ہوگی۔ جس طرح قبر پرستوں، تعزیہ پرستوں وغیرہم کا نفع و ضرر کی توقع پر عملدرآمد ہے۔ اسی لئے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لا تعبدوا الا ایاہ۔ یعنی عبادت نہ کرو اللہ کے سوا کسی کی؛ اور سورہ حم سجدہ میں فرمایا۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۝

یعنی نہ سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے ان کو بنایا۔ اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔ اور مثلاً سورہ حج میں فرمایا۔ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ۝ یعنی اور پوری کریں منتیں اپنی اور طواف کریں اس قدیم گھر کا۔

اور حدیث میں وارد ہے۔ الطواف حول البیت مثل الصلوٰۃ (مشکوٰۃ ص۲۲۷) یعنی طواف خانہ کعبہ مثل نماز کے ہے؛ اور خود مولوی نعیم الدین کے قلم سے بھی نکل گیا کہ غیر کی عبادت یقیناً شرک ہے؛ مگر دل میں شرک کا چور گھسا ہوا ہے۔ چنانچہ اپنے رسالہ فیضان رحمت ص۱۱ میں اللھم اجعل صلوٰتک و رحمتک علیٰ سعد کا ترجمہ بجائے یا اللہ کے یا رسول اللہ آل سعد پر مغفرت اور رحمت فرما؛ کیا گیا تاکہ جہلا شرک میں مبتلا ہوں پس بعض امور عبادت میں معین و مخصوص ہیں تم باشان ہیں بعض نیت پر موقوف ہیں۔ چنانچہ کبیری شرح منیۃ المصلے فقہ حنفیہ ص۲۶۲ میں مرقوم ہے۔

لو سجد لغیر اللّٰہ یکفر بخلاف القیام

یعنی اگر غیر اللہ کو سجدہ کرے تو کافر ہو جاویگا بخلاف قیام کے۔

اور رد المحتار مصری ج ۵ ص۲۶۹ میں مرقوم ہے:-

"و فی الظھیریۃ یکفر بالسجدۃ مطلقاً۔

یعنی اور ظہیریہ میں ہے کہ تکفیر کیا جاوے گا سجدہ کے ساتھ مطلقاً"

اور درباره قعدہ آخیرہ نماز کبیری شرح منیۃ المصلی ص۲۸۵ میں مرقوم ہے:-

"واما القعدۃ فلا نص فیھا"

اور ص۲۸۶ میں مرقوم ہے:-

"وقد تقدم انہ غیر منصوص عنہ۔

یعنی اور لیکن قعدہ پس نہیں ہے اس کے لئے نص یعنی دلیل صریح"

اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ ص۴۶۷ میں فرماتے ہیں۔

(جو آئندہ اشاعت میں درج ہوگا)

اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیلئے ہر بہی خواہ کو کوشش کرنی چاہیئے

تقویۃ الایمان - جدید اڈیشن - معترضین کے اعتراضات (۸۰) کا جواب بھی ساتھ ہے۔ قیمت ۱۲/ (منیجر)

AsliAhleSunnet.com

سوال متعلقہ آمین بالجہر اور جواب

نوٹ:- فتاوی ناکافی ہونے کے سبب اس مضمون کو جگہ دینی پڑی۔ (مدیر)

ایک سائل نے اہلحدیث مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۳۴ء میں دریافت فرمایا ہے کہ:-

"رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت حسن وحسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم، حضرت شیخ عبدالقادر، حضرت ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، خواجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیاء، حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بحالت نماز جماعت بعد قرأت فاتحہ آمین بالجہر کہتے تھے یا نہیں"

جواب (۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آمین بالجہر بعد قرأت فاتحہ کہا کرتے تھے۔

وائل بن حجر کہتے ہیں:-

"صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال آمین ومد بها صوته"

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب کبھی نماز پڑھی آپ نے ولا الضالین کے بعد آمین دراز آواز سے کہی۔ (ترمذی صفحہ ۳۴۔ ابوداؤد صفحہ ۱۳۶ ابن ماجہ صفحہ ۶۲ تلخیص الجیر صفحہ ۸۹ منتقی صفحہ ۵۹ دارمی صفحہ ۱۶۱ دارقطنی صفحہ ۱۲۵ مشکوٰۃ صفحہ ۸۰)

(۲) ایک روایت میں ہے:-

اذا قرأ ولا الضالین قال آمین رفع بها صوته۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ ختم کی تو آپ نے بلند آواز سے آمین کہی۔ (ابوداؤد صفحہ ۱۳۶ وعون المعبود صفحہ ۳۵۱)

(۳) ایک روایت میں ہے:-

انه صلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجهر بآمین۔ کہ وائل نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے آمین بالجہر کہی۔ (ابوداؤد صفحہ ۱۳۶)

(۴) علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔

وسندہٗ صحیح اور سند اس کی صحیح ہے۔

وصححه الدارقطنی۔ اور صحیح کہا اسکو دارقطنی نے۔ (تلخیص الجیر صفحہ ۸۹)

(۵) امام ترمذی فرماتے ہیں:-

حدیث وائل بن حجر حدیثٌ حسنٌ۔

کہ حدیث وائل ابن حجر جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آمین پکار کر کہنے کا ذکر ہے حسن ہے (ترمذی صفحہ ۳۴)

(۶) اس حدیث کے آگے امام ترمذی فرماتے ہیں

وبه یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدهم یرون ان یرفع الرجل صوته بالتامین ولا یخفیها وبه یقول الشافعی واحمد واسحاق۔

اور بہت سے اہل علم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین و تبع تابعین فرماتے ہیں کہ آمین پکار کر کہی جائے اور آہستہ نہ کہی جائے اور اس طرح امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں کہ آمین بالجہر کہنی چاہیے۔ (ترمذی صفحہ ۳۴)

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ ولا الضالین رفع صوته بالآمین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑھتے تو آمین بلند آواز سے پکار کر کہتے۔ (اعلام الموقعین جلد ۲ صفحہ ۷ کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۸۵)

(۸) اور تحفۃ الاحوذی میں مولانا عبدالرحمٰن فرماتے ہیں:-

ولم یثبت من احد من الصحابة الاسرار بالتامین بالسند الصحیح۔

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے بھی صحیح سند سے آمین آہستہ کہنا ثابت نہیں۔ (تحفۃ الاحوذی جلد ۱ صفحہ ۲۰۹)

(۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں:-

ادرکت مائتین من الصحابة اذا قال الامام ولا الضالین رفعوا اصواتهم بآمین

کہ میں نے مدینہ منورہ کی مسجد میں دو سو صحابہ کو دیکھا جب امام سورہ فاتحہ ختم کرتا تو سب کے سب بلند آواز سے آمین کہتے اور مسجد میں گونج پیدا ہو جاتی۔ (بیہقی جلد ۲ صفحہ ۵۹ اعلام جلد ۲ صفحہ ۵ قسطلانی جلد ۲ صفحہ ۸۵)

(۱۰) پیر عبدالقادرؒ فرماتے ہیں:-

والجهر بالقرأة والآمین۔

کہ جہری نمازوں میں جب قرأت بلند آواز سے پڑھی جائے اس میں آمین بھی پکار کر کہی جائے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱)

(۱۱) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ آمین بالجہر کو سنت قرار دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

(۱۲) خلاصہ مضمون یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نمازوں میں سورہ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین پکار کر کہا کرتے تھے۔ اور آپ کے صحابہ کرام کا بھی دستور تھا۔

ائمہ اسلام متبع سنت اسی طرف گئے ہیں امام حسن وحسین وزین العابدین رضی اللہ عنہم اپنے نانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل نہیں کرتے تھے۔ حضرت معین الدین چشتی اور نظام الدین اولیاء کا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو لکھ دیں۔

آمین بالجہر کے متعلق زیادہ تفصیل منظور ہو تو میرا رسالہ اثبات آمین بالجہر جس میں تین سو حوالے دیئے گئے ہیں مطالعہ فرمائیں۔ والسلام

(نور محمد چاکی از شیخوپورہ)

اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا ۔ مصنف مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

حساب دوستان ماہ جولائی میں جن اصحاب کی قیمت اخبار ومیعاد مہلت درج ہے ان کے نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ ملاحظہ فرماکر قیمت اخبار (للعہ یا ۴؎ ششماہی) بذریعہ منی آرڈر بھیجیں مہلت یا انکار کی اطلاع بھی حتی المقدور جلد آنی چاہیئے۔ ورنہ ۲۶ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

ضروری اطلاع جو اصحاب مہلت لیا کرتے ہیں ان کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ میعاد مہلت ختم ہوتے ہی قیمت ارسال کردیا کریں بار بار یاددہانی کرانے کی ضرورت نہ رہے۔ نیز مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

وی پی واپس آتے ہیں ماہ جون میں جن اصحاب کو وی پی بھیجے گئے تھے ان میں اس دفعہ واپسی بہت ہوئی ہے۔ جس کو دیکھ کر یہ خیال آتا ہے کہ آیندہ وی پی سسٹم ہی اڑادیا جائے۔ سچ پوچھئے تو اتنا خریداری سے انکار کا رنج نہیں ہوتا جتنا کہ وی پی واپس آنے کا ہوتا ہے۔ فیس رجسٹریشن جو اپنی گرہ سے لگائی جاتی ہے فضول اور رائیگاں جاتی ہے۔

اس لئے ہر دفعہ یہی عرض کیا جاتا ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کردیا کریں۔

نوٹ جن نمبروں کے ساتھ ص کا نشان ڈالا گیا ہے ان کی قیمت اخبار ۱۵ جولائی تک ضرور موصول ہوجانی چاہیئے۔ بصورت دیگر اخبار بند کردیا جائے گا۔

غریب فنڈ سے جو اخبار جاری کئے جاتے ہیں میعاد ختم ہونے کے بعد ان کو کوئی مہلت نہیں دی جاسکتی۔ یاد رکھیں۔

۸۱۳ غلام نبی
۸۸۷ میاں دوست محمد محمد صادق۔
۲۱۶۸ مدرسہ تبلیغ الاسلام خان پور

۲۵۳۹ مفتی محمد ظریف
۲۸۵۹ سکرٹری محفل نور اسلام
۳۱۵۸ مولوی محمد الدین
۳۲۵۷ شیخ سخاوت حسین
۳۲۹۰ مولوی عبد الحلیم
۳۶۰۹ عبد الحفیظ
۳۶۳۷ امیر الدین
۴۳۳۴ حاجی محمد جوشداد جو
۴۵۳۵ عبد المجید
۴۷۰۵ میر ثناء اللہ
۵۲۰۹ ماسٹر محمد حسین
۵۲۳۹ عبد اللہ جواحسن جو
۵۵۹۱ منشی محمد حسین صابری
۶۴۰۳ مستری عبد الغنی
۶۵۴۳ مولوی عبد الغنی
۶۵۴۹ حشمت خان
۶۹۲۴ شیخ عبد العزیز
۷۴۳۷ سید محمود علی
۷۴۵۳ منشی محمد یوسف
۷۴۶۰ میاں الہٰ بخش جلال الدین
۷۴۶۲ منشی اشرف علی
۷۴۸۴ عبد القدوس
۸۰۰۳ بابو خدا بخش
۸۰۶۲ حکیم محمد اسحاق
۸۳۴۲ سید محمد شاہ
۸۳۶۹ عبد الغفور
۸۴۸۰ حاجی عبد الوہاب
۸۵۱۸ امام الدین اینڈ سنز
۸۵۲۹ سعید برادرز
۸۵۳۶ عبد العزیز
۸۵۴۷ سید نصرت صاحب
۸۵۶۸ شیخ عبد الجبار عبد الستار
۹۰۱۱ مولانا عبد الصمد

۹۰۱۹ محمد عبد اللہ
۹۰۶۸ میاں قمر الدین
۹۲۴۲ اسماعیل
۹۴۳۱ محمد حسن
۹۴۴۸ عبد الرحمٰن
۹۴۶۹ ایم۔ کے رحمٰن
۹۴۹۴ مولوی محمد یعقوب برق
۹۵۱۳ مولوی فتح دین
۹۵۴۶ مولوی عبد الجلیل
۹۶۰۹ ایم صالح بن یعقوب
۹۸۶۱ عینی ولی ٹیپل
۹۸۹۰ مولوی محمد بایزید
۹۹۰۸ ماسٹر محمد اسحاق
۹۹۶۷ بی حسن اسکوائر
۹۹۹۱ مولوی عبد الحمید
۱۰۱۴۸ منشی عبد الغفور
۱۰۲۲۹ شیخ عبد الرزاق
۱۰۲۳۷ ابو عطا عبد الحق
۱۰۳۴۵ حاجی کریم بھائی حسن بھائی۔
۱۰۴۱۴ مولوی ابو العطاء اللہ دتہ
۱۰۵۳۰ مولوی عبد الوہاب
۱۰۵۴۸ خواجہ غلام محی الدین
۱۰۶۲۹ حاجی محمد ابراہیم
۱۰۶۵۹ مولوی اللہ بخش
۱۰۶۷۹ حافظ عبد الرحمٰن
۱۰۶۸۰ منشی عبد الرحمٰن
۱۰۶۸۲ مولانا عبد الوہاب
۱۰۷۵۲ بابو عبد السبحان سراوی
۱۰۸۸۴ ملک سکندر خان
۱۰۹۰۵ اے۔ اے۔ ایس عبد الغفار خان

۱۰۹۲۴ ایم غلام رسول
۱۰۹۴۲ حاجی عبد الغنی
۱۰۹۷۱ شیخ غلام محمد
۱۰۹۷۳ حاجی محمد ابراہیم
۱۰۹۹۲ محمد صادق بٹ
۱۱۰۹۳ سید پیر نادر شاہ
۱۱۱۶۲ غلام اللہ
۱۱۱۸۵ ڈاکٹر سلیمان خان
۱۱۱۸۶ مولوی امام الدین
۱۱۱۹۹ عبد السلام
۱۱۲۰۱ میاں نور محمد
۱۱۲۰۵ آیچ را مجانی
۱۱۲۶۰ مولوی عبد العزیز
۱۱۲۷۵ ایس ایم ضیاء الرحمٰن
۱۱۳۱۲ مولوی علی صاحب
۱۱۴۰۵ مولوی عبد الوہاب
۱۱۴۲۷ اے۔ آر۔ سعید
۱۱۴۳۴ میاں بوٹا
۱۱۴۳۹ دی نیشنل پبلک لائبریری
۱۱۵۳۷ محمد شفیق محمد صدیق
۱۱۵۷۵ مولوی الہٰی بخش
۱۱۵۹۰ خواجہ غلام مصطفےٰ
۱۱۶۰۲ عبد الغنی
۱۱۶۰۳ ابو عبد الجبار محمد محی الدین
۱۱۶۳۲ مولوی سعید الرحمٰن مہاجر
۱۱۶۵۵ راؤ محمد معصوم علی خاں
۱۱۶۶۰ صاحبزادہ محمد جعفر علی خان
۱۱۶۶۱ شیخ غالب رسول

۱۱۶۶۶ محمد عاشق
۱۱۶۶۸ سیکرٹری انجمن کاشانہ ادب
۱۱۶۷۳ مستری محمد سعید
۱۱۶۷۴ میر امجد علی
۱۱۶۸۰ عبد الستار
۱۱۶۸۹ مسٹر ممتاز علی خیر محمد
۱۱۶۹۰ مولوی حبیب اللہ
۱۱۶۹۱ چوہدری جھنڈا
۱۱۶۹۶ رمضان علی
۱۱۶۹۸ عبد العزیز
۱۱۶۹۹ میاں رحمت اللہ
۱۱۷۰۶ میاں کریم بخش
۱۱۷۴۳ سید پیر صاحب
۱۱۷۵۰ مولوی غلام نبی
۱۱۷۵۶ مولوی اللہ دتہ
۱۱۷۵۸ شیخ نجم الدین
۱۱۷۵۹ منشی عطا محمد
۱۱۸۰۱ پیرزادہ محمد منیر
۱۱۸۰۳ میاں دین محمد
۱۱۸۸۲ ایم خدا بخش

غریب فنڈ

۱۱۳۷ عبد السبحان
۱۱۲۱۱ سیکرٹری جمعیۃ الطلبا
۱۱۳۲۱ مستری بشیر احمد
۱۱۶۸۸ خدا بخش
۱۱۶۹۲ ابو سلیمان عبد الرحمٰن
۱۱۶۹۳ محمد حسین
۱۱۷۰۰ محمد امین
۱۱۷۳۲ حبیب اللہ

اہلحدیث کی اشاعت بڑھانے کیلئے ہر اہل حدیث کو کوشش کرنی چاہیئے

AsliAhleSunnet.com

ملکی مطلع

جلالۃ الملک ابن سعود پر غلط الزام

معاصر "سیاست" کو جواب

معاصر "سیاست" کو حکومت نجدیہ سے بہت عرصہ سے رنج ہے۔ رنج کی اصلی وجہ قبوں کا گرانا اور سید حبیب شاہ صاحب کو حجاز سے باہر چلے جانے کا حکم دینا ہے۔ ان دونوں باتوں کے متعلق سابق زمانے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اس لئے اب اس کی بابت کچھ لکھنا بے کار ہے۔ البتہ تیسرا الزام معاصر سیاست نے یہ لگایا ہے کہ ابن سعود نے ترکی خلافت سے غداری کی تھی۔ یہ الزام سب سے زیادہ سخت ہے۔ چاہئے تو بحیثیت مسلمان یہ تھا کہ معاصر موصوف اپنے دعوے کا ثبوت خود پیش کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے۔ لیکن انہوں نے اپنا فرض ادا نہ کیا۔ تو ہم ہی اس غلط الزام کی تردید میں ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ناظرین اس وقت حکومت نجدیہ کی حیثیت کو ملحوظ رکھ کر ہمارا ثبوت سنیں۔ جمال پاشا کلاں جو ترکی جنگ میں محاذ مصر کے سپہ سالار تھے اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں:۔

"انگریزوں کی قربت کی وجہ سے امیر ابن السعود ہمیں براہ راست کوئی امداد نہ دے سکا۔ کیونکہ اس کو انگریزوں کی جانب سے سخت نقصان واذیت کا احتمال تھا۔ تاہم باربرداری کے لئے اونٹ روانہ کر کے اور اپنے ملک سے شام کی طرف جانے کے لئے سامان تجارت کے گذرنے کی اجازت دیکر اس نے ہماری زبردست مدد کی"

(ڈائری جمال پاشا صفحہ ۱۹۱ ہم سوئز)

جمال پاشا کوئی معمولی آدمی نہ تھا محاذ مصر کا سپہ سالار تھا۔ اس کی رائے کے مقابل معاصر سیاست کی رائے کیا وقعت رکھتی ہے۔ اس کا فیصلہ صاحب سیاست ہی کر سکتے ہیں۔

ہاں اس کے مقابلے میں ذرہ اپنے حنفی بھائی شریف میاں کی بابت بھی بتائیے گا کہ کہاں تک انہوں نے ترکی خلافت کی مدد کی۔ حق تو یہ ہے کہ شریف حسین (حنفی) نہ بگڑتا تو ترکوں کو شکست ہی نہ ہوتی۔

لے دے کے بڑا الزام یہ لگایا ہے کہ انگریزی کمپنی کو ٹھیکہ کیوں دیا؟ جناب من اس لئے دیا کہ مسلمانوں نے جدہ مکہ ریلوے بنانے کا ٹھیکہ لیا تو کیا کیا؟ وہ ٹھیکہ انہوں نے پورا کیا ہوتا تو انگریزوں کو کیوں دیا جاتا۔ علاوہ اس کے انگریز کمپنی کو پہاڑوں کی کھدوائی کا ٹھیکہ دیا ہے وہ بھی مکہ اور مدینہ سے باہر کا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس ٹھیکہ سے بہت سی کارآمد چیزیں نمودار ہونگی جس سے سلطنت کو ترقی ہوگی۔ اور سلطنت کی ترقی سے توحید وسنت کی اشاعت خوب ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

نوٹ: چونکہ حکومت نجدیہ کے آثار رحمت سب دنیا دیکھ رہی ہے اور وہ اپنے کارناموں کے لحاظ سے کسی بحث یا دلیل کی محتاج نہیں۔ اس لئے اہلحدیث اس بحث کو اتنے پر ختم کرتا ہے۔

حجاز میں مدرسہ حربیہ کا قیام

مکہ معظمہ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سعودی حکومت نے ایک مدرسہ حربیہ قائم کیا ہے اور تمام مملکت حجاز میں اعلان کر دیا ہے کہ ۱۵ سال کی عمر کے ہر جوان کے لئے فوجی تعلیم حاصل کرنی لازمی ہے۔ جو نوجوان اس حکم کی خلاف ورزی کرینگے یا غفلت برتیں گے انہیں کڑی سزا دی جائیگی۔

سعودی حکومت نے ایک سابق ترک جرنیل خالد بے کو اس مدرسہ کا پرنسپل مقرر کیا ہے جرنیل خالد بے عرصہ ۱۸ سال سے حجاز میں مقیم ہیں اور عربوں کے خصائل وعادات سے اچھی طرح سے واقف ہیں۔ آپ کے دو نائب مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کے نام کرنل حسن وقفی اور کرنل مراد بے ہیں۔ اس مدرسہ کے فارغ التحصیل نوجوانوں کو فوج میں اعلیٰ عہدے دیئے جائیں گے"

(احسان۔ لاہور ۲۳ جون ۱۹۳۵ء)

مظلومین اہل حدیث

کیندرا پاڑہ ضلع کٹک کی گذارش

اخبار گوہربار اہلحدیث کے ناظرین کرام سے مخفی نہیں کہ جماعت اہل حدیث کیندرا پاڑہ ضلع کٹک مساجد سے زدوکوب کر کے نکالے گئے۔

جس کی مختصر روئداد اخبار اہلحدیث، اخبار محمدی، اخبار اہلحدیث گزٹ میں شائع ہو چکی ہے۔ مخالفوں نے ضلع مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل دائر کیا مگر وہاں سے ان کو بے نیل مرام واپس آنا پڑا۔ البتہ جرمانہ میں کسی قدر تخفیف ہوگئی۔ اب مخالفوں نے ضلع جج کی عدالت میں موشن کیا ہے۔ جانبین کے وکلاء کی تقریریں ہو چکی ہیں۔ ناظرین کرام ہر جگہ ہماری فتحیابی کے لئے دعاء خیر فرمائیں۔ واضح رہے کہ ماتحت عدالت میں ہم لوگ ۲ نمبر مقدمہ میں کثیر رقم خرچ کر کے زیر بار ہو گئے تھے اور ہماری حالت بالکل شکستہ ہوگئی۔ عین وقت پر جماعت اہلحدیث کلکتہ سے ہم کو مدد پہنچی۔ جس کے لئے تہ دل سے ہم ان کے مشکور ہیں۔ جگر ناتھ پور اور جھونپڑہ سے چندہ کی جس قدر رقم آئی ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کی سعی قابل ذکر ہے۔ حاجی محمد سعید صاحب۔ حاجی امیرالدین صاحب۔ حاجی عبدالحق صاحب وحاجی محمد یاسین صاحب۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ جماعت اہل حدیث بھدرک۔ گوجر دارہ، اور بونت ماتحت عدالت کے مقدمہ کے وقت ہماری

(۶۸۳)

AsliAhleSunnet.com

مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو نیک جزا دے۔ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ساکن گوجرداره کی خدمت بھی قابل ذکر ہے۔ انہوں نے ماتحت عدالت کے مقدمہ کی پیردی کے لئے مبلغ عنلہ اپنی جیب خاص سے مرحمت فرمائے۔ جزاہ اللہ۔ جماعت اہلحدیث بھدرک اور گوجرداره نے منشی محبوب علی خان صاحب کو مقدمہ کی کاروائی اور چندہ فراہم کرنے کے لئے کلکتہ، کٹک، چھپوا، کیندرپاڑہ وغیرہ روانہ کیا۔ چھپوا اور جینت سے ابھی تک امداد کی درخواست نہیں کی گئی۔ جو صاحب ہماری مدد کرنی چاہیں وہ چندہ کی رقم حاجی محمد سعید صاحب ساکن چھپوا کے نام روانہ کریں۔ اپیل کے خرچ کے لئے برادران اہل حدیث کلکتہ سے ایک صد روپیہ، جھونپڑہ ۱۵ اور جگن ناتھ پور سے ۱۲ روپیہ ۸ آنہ ملے۔ رقم مذکور سے اب تک ۱۰۷ روپیہ ۸ آنہ خرچ ہوا ہے

منشی محبوب علی خان صاحب باوجود ایک مسن بزرگ ہونے کے توحید وسنت کی اشاعت کے لئے ان کی جانفشانی، ان کی سرتوڑ کوششیں یہ خدمتیں ایسی ہیں جن کا ذکر نہ کرنا پرلے درجہ کی بے انصافی ہوگی۔ خداوند کریم آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کی صحت میں ترقی دے۔ آمین۔

جیسا مولانا ضیاء الرحمن صاحب پیش امام مسجد جدید اہل حدیث کلکتہ بھدرک کے مقدمہ کے وقت توحید وسنت کی اشاعت کے لئے کوشاں ہوئے تھے امید ہے بلکہ درخواست ہے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب مولانا محمد صاحب و مولانا عبدالحنان صاحب اس وقت ہماری جماعت کے لئے بھی سعی بلیغ فرمائینگے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب مولانا محمد صاحب اور مولانا عبدالحنان سے گذارش ہے کہ آپ لوگ ازراہ کرم مضمون ہذا کو اپنے اخبار میں شائع کرکے ہماری مدد فرمائینگے (میر محمد شریف امین و خازن انجمن اہلحدیث کیندرپاڑہ ضلع کٹک اڑیسہ)

اہلحدیث | اخبار کے ناظرین مختلف مزاج کے ہوتے ہیں۔ اس لئے مضمون مختصر ہونا چاہیئے۔

مسلمان بیدار ہوجائیں

جداگانہ انتخاب سخت معرض خطر میں ہے

منٹو مارلے کی اصلاحات نظام حکومت ہند کے وقت سے مسلمانوں کا سب سے اہم مطالبہ انتخاب جداگانہ کا رہا ہے۔ جس کو لارڈ منٹو کے زمانہ سے اب تک ہر وائسرائے نے اور مسٹر مارلے سے لے کر اس وقت تک ہر ایک سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے نہ صرف تسلیم بلکہ اس کے برقرار رکھنے کی ضمانت کی ہے۔ اور تجربہ نے بخوبی ثابت کردیا ہے کہ حالات موجودہ میں مسلمانوں کی واقعی نمائندگی کی بغیر انتخاب جداگانہ کے جو بذریعہ جداگانہ رائے دہندوں کے عمل میں آئی اور کوئی صورت نہیں ہوسکتی۔

مسلمانوں کے مطالبات کو تسلیم کرنے میں حکومت برطانیہ نے ہمارے ساتھ کوئی رعائت یا احسان نہیں کیا۔ جس طرح حکومت وقت کی اطاعت اور وفاداری رعایا پر فرض ہے اسی طرح رعایا کے جائز مطالبات کو تسلیم کرنا اور ان کے حقوق کا تحفظ حکومت پر لازمی ہے مسلمانوں نے حکومت برطانیہ کے ساتھ جو کچھ کیا وہ کسی صلہ اور معاوضہ کی امید پر نہیں کیا اور گورنمنٹ نے اگر بقدر اشک بلبل کبھی مسلمانوں کے حقوق پر التفات کیا تو اس کو مسلمانوں کی وفاداری کی قیمت قرار دینا ان کی سراسر توہین ہے۔

فرقہ وارانہ فیصلہ کے صادر ہوتے ہی مسلمانوں کے مخالفین نے اس کو منسوخ کرانے کے واسطے چوٹی سے لے کر ایڑی تک زور صرف کردیا۔ اب صرف اتنا موقع باقی ہے کہ اگر ہم یک جہتی کے ساتھ پر زور طریقہ پر اپنی صدائے احتجاج بلند کریں تو خفیف امکان اس بات کا ہے کہ ہاؤس آف لارڈس میں سابق دفعہ ۲۸۵ پر بجائے دفعہ ۲۹۹ مرتمہ کے قائم ہوجائے۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں عام طور پر سخت ہیجان پیدا ہورہا ہے اس لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ۵ جولائی کو جمعہ کے روز ہر شہر اور قصبہ میں مسلمانوں کے جلسے کرکے مرتمہ دفعہ ۲۹۹ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے اور گورنمنٹ پر زور دیا جائے کہ ہاؤس آف لارڈس میں دفعہ ۲۸۵ بحالت اصلی قائم کردی جائے مجھے امید کامل ہے کہ تمام ہندوستان کے مسلمان اس اہم تجویز پر عملدرآمد کریں گے اور ۵ جولائی کو ہر شہر ہر قصبے اور ہر قریہ میں جلسے کرکے وائسرائے ہند اور سکرٹری آف اسٹیٹ کو اطلاع دینگے۔

(خاکسار محمد یعقوب ممبر لیجسلیٹو اسمبلی از مراد آباد)

ریویو

رسالہ صلیب شکن بجواب شیر افگن

پادری سلطان محمد پال نے جو اپنے عیسائی ہونے کے وجوہات میں ایک رسالہ لکھا جس کا نام تھا "میں مسیحی کیوں ہوا"۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء میں مولانا ثناء اللہ صاحب کی طرف سے اس کا جواب لکھا گیا جس کا جواب الجواب پادری صاحب نے اخبار نور افشاں لاہور میں لکھا بعد ازاں رسالہ کی شکل میں شائع کیا جس کا نام "شیر افگن" رکھا اس کا جواب بھی مولانا موصوف نے محققانہ وعالمانہ اسی وقت لکھا اور اسمیں حسب عادت کریمانہ اس حصہ کو نظر انداز کیا جسمیں خلاف تہذیب آپکی شان کے خلاف تحریر تھی شاید اسی وجہ سے پادری خان صاحب ہمیشہ عدم جوابدہی کا گیت گاتے رہے اور ہر اشتہار میں یہ لکھتے رہے کہ میرے رسالہ کا جواب کسی نے نہیں دیا۔ آپکے تفاخر کو توڑنے کیلئے قدرت نے علاقہ مدراس کے ایک حکیم صاحب کو کھڑا کردیا۔ جنہوں نے یہ رسالہ شیر افگن کے جواب میں لکھا۔ رسالہ ہذا میں یہ خوبی ہے کہ ہر ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے وہی بات جو بزعم معترض قابل اعتراض ہے بائبل سے ثابت کی ہے۔ الزامی جواب کیلئے رسالہ قابل تعریف ہے۔ اچھا ہوتا اگر کتابت وطباعت بھی اچھی ہوتی جس کی خرابی کے باعث بعض جگہ حوالجات بھی مشکوک ہوگئے ہیں۔ قیمت مرقوم نہیں۔

AsliAhleSunnet.com

سنگ گردہ و مثانہ، پتھری، کنکر کے لئے ابھی اپریشن نہ کراویں

جناب کوی ونود وئید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما موجد امرت دھارا لاہور کی تیار کردہ دوائی

سنگ توڑ

ان امراض کے واسطے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ بلا تکلیف براستہ پیشاب نکل جاتا ہے۔ اپریشن سے پہلے ایک بار ضرور تجربہ کر لیں۔ اور ہندوستانی دماغ کی داد دیں۔ سینکڑوں اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

قیمت فی شیشی ۶ ماشہ دو روپے

ایک تازہ رائے

میرے لئے جناب نے سنگ توڑ تجویز کیا تھا۔ کچھ دن ہوئے میں نے یہ منگوایا اور شربت بزوری بارد سے استعمال کر رہا ہوں۔ گذشتہ سال سے امسال میری صحت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مثانہ کا درد بالکل بند ہے۔ میرے پاس ابھی وہ شیشی سنگ توڑ موجود ہے۔ آپ نے درحقیقت میری جان بچائی۔ پرماتما ایسے کار ثواب کا صلہ عطا فرماوے

(امر سنگھ نارسٹ منیجر اندورا ۹/۳۴ ۲۰)

نوٹ :- کارخانہ کی دیگر ادویات کی فہرست یا طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست ارکا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوادیں۔

خط و کتابت و تار کا پتہ :- امرت دھارا ۲۳ لاہور

(۶۸۹)

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

آج کل ؎ ۱۹ } یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور، ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے کھلی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فاسد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ محصول ۵/ر

اکسیر موتی دانت - دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸/ر محصول ۵/ر

ملنے کا پتہ :- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰۸/۹ امرت سر

تحریکِ العلوم الاسلامیہ دیوبند کے علمی ماہنامہ (مذہبی)

"قاسم العلوم"

کا

عجیب خاص نمبر مفت

جس میں بلند پایہ علمی مذہبی مقالات اور سیرۃ نبویہ علیہ الف الف تحیۃ کے مختلف پہلوؤں پر محققانہ نظم و نثر مضامین ہونگے علاوہ دار العلوم دیوبند و مقامات مقدسہ کے قابل دید فوٹو بھی ہوں گے، ہر سالانہ قیمت ارسال فرما کر مفت حاصل کیجئے یا ۱ر کے ٹکٹ ارسال فرما کر طلب فرمائیے۔

طلب اسلات کا پتہ | عتیق احمد صدیقی مدیر رسالہ قاسم العلوم دیوبند

AsliAhleSunnet.com

۳۸/۵۱

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے
اکسیر ہے۔ وہ چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔
..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے
دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ
لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف
ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو
یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا
کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک
چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (۶۸۶)
عہ۔ آدھ پاؤ ۶/ پاؤ بھر ۱۲/ مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ

تازہ ترین شہادات

ایک صاحب از ضلع مونگیر: "میں نے آپ سے ایک
چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ خدا نے بہت فائدہ
عطا کیا۔ ایک چھٹانک اور عثمانی خان کے نام وی
پی بھیجدیں۔" (۷۔ مئی ۳۵ء)

جناب عنایت اللہ صاحب جیاری: "ایک مرتبہ
ماہ مارچ میں ہم نے آپ سے مومیائی منگائی تھی۔
اس سے ہم کو فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک اور
وی پی بھیج دیں۔" (۱۳ مئی ۳۵ء)

جناب ایم۔ اے۔ حق صاحب کلکتہ: "آپکی مومیائی
بیشتر خاکسار منگا کر استعمال کرچکا ہے مفید پائی۔ اب
آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں۔" (۲۳ مئی ۳۵ء)

پتہ:- حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

۳۶/۵۱

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ
کیفیت اس اخبار میں ایک سال
چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی

مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

قادیان میں زلزلہ برپا کردینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا

۷/۱۲

یعنی
مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کیلئے
شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵/ ہے۔ بیرونجات سے
منگوانے والے حضرات ۶/ کے ٹکٹ بھیجکر منگواسکتے
ہیں (پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

۲۵/۲۵

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو
صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور
عینک سے بے پرواہ کردیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں
کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ (پنجاب)

۴۳/۲۵

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۲۵۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بے نظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ
کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں
فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں
سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، رو ہے، ککرے، آنکھ جلنی
پرانی لالی، اجالا، پھلی، جھپڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض
میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں
دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک
پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ
۲/ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع
خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۴/ تولہ۔
سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات
سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عـہ روپیہ تولہ

(منگوانے کا پتہ)
منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

۱/۱

زنانہ ریشمی دوپٹہ پھولدار

دوپٹہ کے چاروں طرف نہایت خوبصورت پھولدار
بیل بوٹے اور پھول کا کام نکلا ہوا تین گز لمبا، ڈیڑھ
گز چوڑا فی ریشمی دوپٹہ ایک روپیہ بارہ آنے۔
اگر ناپسند ہو فوراً ہمارے خرچ پر واپس کردیویں۔

(ملنے کا پتہ)
منیجر سودیشی کھدر پرچارک کمپنی نمبر ۸ لودیانہ شہر

۵/۱۲

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ)
کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا
چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیئر اور صوبہ دہلی
میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ
لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔
(منیجر)

AsliAhleSunnet.com

محکمہ صنعت وحرفت پنجاب

۲/۴

داخلہ کا اعلان

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا نیا سیشن یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔

بالائی (A) کلاس اور آرٹیزن (B) کلاس کے داخلہ کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ۱۵ جولائی ۱۹۳۵ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں اس مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہئیں جو درخواست دینے پر مل سکتا ہے۔ درخواست دیتے وقت یونیورسٹی کا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ، چال چلن کی سندات اور عمر اور صحت کے سرٹیفکیٹ بھی بھیجنے چاہئیں۔

چند وظیفے جن کی مقدار اوسطاً آٹھ روپے ماہوار ہیں قواعد وضوابط کی شرطوں کے ماتحت بہترین مستحق امیدواروں کو دیئے جاتے ہیں۔

ہندوستانی ریاستوں یا دوسرے صوبوں کے امیدوار بھی داخل کرلئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ داخلہ کے وقت ڈھائی سو روپے سالانہ کی رقم پیشگی ادا کردیں۔

منتخب شدہ امیدواروں کو داخلہ کے دن مندرجہ ذیل رقوم بطور امانت داخل کرنی پڑتی ہیں یہ رقوم (نمبر ۵ و ۶ کے سوا) کورس پورا ہو جانے پر واپس لی جاسکتی ہیں۔

۱۔ ضمانت — بالائی کلاس (A) کے لئے — دس روپے

۲ ضمانت — آرٹیزن کلاس (B) کے لئے — پانچ روپے

۳ ضمانت — برائے کتب لائبریری — پانچ روپے

۴ ضمانت — برائے ہوسٹل — دو روپے

۵ کھیلوں کے لئے سالانہ چندہ برائے (A) کلاس دو روپے۔ برائے (B) کلاس ایک روپیہ

۶ ماہوار ٹیوشن فیس ایک روپیہ برائے (A) کلاس و ۴؍ برائے آرٹیزن کلاس۔

ہوسٹل میں بیرونی امیدواروں کے لئے چار آنے ادا کرنے پر جگہ مہیا کردی جاتی ہے۔

کھڈیوں اور ترقی یافتہ طریق ہائے پارچہ بافی پر نظری اور عملی ٹکنیکل تعلیم کے ساتھ ساتھ رنگریزی۔ فنشنگ اور بلیچنگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آخری سال کے طالب علموں کو کمرشل ٹریننگ کلاس میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ جو تجارتی پیمانے پر پارچہ بافی کی پوری پوری مشق کرانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔

پارچہ بافوں کو ریشم بافی اور خوبصورت نقش ونگار کے ڈیزائن تیار کرنے کی تعلیم دینے کے لئے ایک سپیشل کلاس بھی کھولی گئی ہے۔ یہ کلاس اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہو کر چھ ماہ تک رہے گی۔ اس کے داخلہ کے اور دوسرے قواعد وہی ہیں جو آرٹیزن کلاس کے ہیں۔ جن امیدواروں کو کھڈیوں پر پارچہ بافی کا پہلا تجربہ حاصل ہوگا۔ ان کو ترجیح دی جائے گی۔

قواعد کی پوری تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں جو ذیل کے پتے سے مل سکتے ہیں۔

دستخط ٹکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر

ہر خاص وعام کو اطلاع

۶/۱

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری ونامردی جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربے طیار کیا ہے جو شش بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ہے؎

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

(۶۸۷)

بہار شباب

یہ کتاب دہلی کے مشہور ومعروف ارسطوئے زماں حکیم محمود احمد خان والد بزرگوار مسیح الملک حکیم اجمل خان مرحوم کی تصنیف ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مرد، عورت کے رشتہ کا اصل مطلب کیا ہے۔ تندرست وخوبصورت اولاد پیدا کرنے کے طریق، درازی عمر کی وجہ، اور اس کے علاوہ بے شمار ایسے بے نظیر ونایاب نسخہ جات درج ہیں۔ جو حکیم صاحب کے خاندان میں صدیوں سے پشت در پشت چلے آتے تھے اور جو شائقین حضرات کو ہزاروں روپے خرچ کرنے پر بھی حاصل نہ ہوتے تھے۔ بازاری کوک شاستروں کی طرح محض تنگ بندیوں سے کام نہیں لیا گیا بلکہ مجرب نسخہ جات ہیں۔ قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

AsliAhleSunnet.com

قادیانی مشن کی تردید میں بےنظیر کتابیں

(تصانیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب)

الہامات مرزا } اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کا غلط ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹ر

تاریخ مرزا } مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح حالات از طفولیت تادم وفات۔ قیمت ۶ر

فاتح قادیان } اس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعائے مرزا بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۶ر

نکاح مرزا } مع جواب الجواب۔ جسمیں مرزا صاحب کے آسمانی نکاح والی پیشگوئی کی زبردست تردید کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن قیمت صرف ۳ر (۶۸۸)

مرقع قادیانی } یہ ایک ماہوار رسالہ ہے جو مرزائی مشن کی تردید میں شائع ہوتا رہا ہے۔ دو سال کا مکمل فائل ہے یعنی ۲۴ پرچے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

شہادات مرزا } جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ، اقوال وافعال مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوی مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

فتح ربانی } ایک زبردست تحریری مباحثے کی روئداد ہے جو دربارہ حیات مسیح علیہ السلام مابین مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب اور مولوی غلام رسول آف راجیکے ہوا تھا۔ قیمت ۶ر

فسخ نکاح مرزائیاں } مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوےٰ۔ بتایا گیا ہے کہ مرزائی خارج از اسلام ہیں۔ قیمت ۲ر

نکات مرزا } مرزا صاحب قادیانی کو معارف قرآن دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے قرآنی معارف میں سے چند نمونے یکہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے معارف کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

تعلیمات مرزا } مع جواب الجواب۔ اس میں چند ابواب ہیں جن کو یاد کرکے ایک اردو خوان بھی کامیاب مناظرہ کرسکتا ہے۔ قیمت ۶ر

فیصلہ مرزا } (عربی و اردو) اس رسالہ میں مرزا کے آخری فیصلہ والے اشتہار کے متعلق تمام اعتراضات کا جواب ہے۔ قیمت ۵ر۔ انگریزی اڈیشن ۶ر

علم کلام مرزا } اس میں مرزا صاحب کو بحیثیت ایک مصنف کے جانچا گیا، قادیانی مشن پر بالکل ایک نئی چیز ہے۔ قیمت ۸ر

عجائبات مرزا } حصہ دوم علم کلام۔ اس میں مرزا صاحب کی عمر ان کے اپنے اقوال سے صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے نہایت دلچسپ رسالہ ہے۔ قیمت ۳ر

بہاءاللہ و مرزا } اس رسالہ میں ہر دو مدعیان کے دعاوی اور دلائل میں مقابلہ کرکے ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی شیخ ایرانی سے فیض یاب تھے۔ قیمت ۶ر

مراق مرزا } رسالہ ہذا میں حکیموں اور ڈاکٹروں کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ مراق ایک قسم کا جنون ہوتا ہے۔ پھر مرزا صاحب کا اپنے اقرار سے مراقی ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲ر

ہندوستان کے دو ریفارمر } مرزا صاحب اور سوامی دیانند کی شیریں کلامی دربارہ رہبران دیگر مذاہب نہایت واضح مثالوں سے ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

محمد قادیانی } مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ کا بھی میں ظل ہوں جو ان کی زندگی کا مقصد تھا وہی میرا ہے۔ اس خصوص میں ان کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

شہادۃ القرآن } مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ اس کتاب میں قرآن کریم کی روشنی میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۲؍ روپے۔

الخبر الصحیح } مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ اس رسالہ میں حضرت عیسےٰ کی قبر پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۲ر

پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

AsliAhleSunnet.com